

رقم پیدا کیا طرف لیسم الدکی مدکا
 طلوع روشنی جیسے نشان ہوشک آمدکا
 ولستان ازل میں وہ جلم قتل گھل کا تھا
 چمن پیری گن فراش کی جوم رنگین مل
 عجم میں زلزلہ فرشتہ وان کے قصیر میں آیا
 شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس
 شب روز اسکے صاحبزادہ کا گوارا چنان تھا
 وہ اس عالم میں مرقع بخش تھا جو ذکی استیکون
 شب حراج پر نکلا عرش پر دم میں اوتر آیا
 روانہ تینم کو ترک یک قطرہ آب سر جسکے
 کشادہ عقدہ باطن میں کا فی نام حق اسکو
 وفات ظاہری سے جو جان میں نہ فرق آیا
 نہ کم قدر اسکے شیرازہ کجہر جانیسے اکہ نکے
 گرافسی بنکے جائے اوجہ راہیں انا جاہد
 اودہر الدہ سے وصال دہر خلاق کو شامل

و لہ
 سر لوان کھا ہر میں فیہ طلع نعت امیر کا
 نام و خلق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا
 تخت نام و نشان جہنم میں اس کو خیر جہد کا
 بہار آفرینش ایک بوڑا اسکی مسند کا
 عرب میں شورا تھا جو قوت اسکی آمد کا
 نہ تھا فقر عالم فخر اپنے آب و جد کا
 عجیب یہ یاد تھا روح الامیں کو خج شاد کا
 گیا حبت میں سایہ بنیکے طوبی اس سہی قد کا
 بیان اس قلم معنی کی ہو کیا خبر اور مد کا
 کوہن کیا وصف اس فریم بحر سرد کا
 کھا اکرا اس کی گنجی ہمیشہ قفل ایجد کا
 وہ جسم پاک کو محسوس تھا صوح مجروح کا
 نہ افزون تیرہ قرآن مجید اسے مجلد کا
 ملا یہ قصہ خضر روح کو او کی زیر جد کا
 خواہ اس سرخ گیری میں ہر شہر شد کا

خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔
 ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی عظمت و جلال کو
 بیان کرنے کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔

یہ شعر لکھے گئے ہیں کہ خداوند عالم کی
 عظمت و جلال کو بیان کرنے کے لئے۔

یہ شعر لکھے گئے ہیں کہ خداوند عالم کی
 عظمت و جلال کو بیان کرنے کے لئے۔

یہ شعر لکھے گئے ہیں کہ خداوند عالم کی
 عظمت و جلال کو بیان کرنے کے لئے۔

وینکین چھوٹو لکھ عالم کو سید فائق ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ملک میں کچھ ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدائی ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد روز انہیں چٹیکر
سمجھا گئے کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھاب
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھو کیا فکار

گر وہی جرم میں تم میری سدا نقصان کا
ہو نہ ثابت قدم نہ ترال تصدیق الیاف کا
مرام نہ مرا مشرق ہے ہر رخشان کا
جہاں خاص ہی قبلہ ہو قبلہ پنجم حیران کا
دم آخر ہی آئندہ ہو کوں صبح خندان کا
اُدھر ملک بقائیں کر وصل میں خندان کا
جھجے کیا خوف ہی بردہ ہو نہیں شہان کا
میں خواہش طلب میں بیار بن گیا
سیل کے چار سمت سے دیوار بن گیا
غنا نہ قطعہ خط گزار بن گیا
دو دین میں شیخ صوفیہ خوار بن گیا
اسپر غدا ہے کہ گنہگار بن گیا
منہ دی جہنم کے لئے زنا بن گیا
ہر قطرہ رشک قلم رخا بن گیا
طالع کے انقلاب سحر گل خا بن گیا

میں چھوٹو لکھ عالم کو سید فائق ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ملک میں کچھ ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدائی ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد روز انہیں چٹیکر
سمجھا گئے کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھاب
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھو کیا فکار

میں چھوٹو لکھ عالم کو سید فائق ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ملک میں کچھ ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدائی ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد روز انہیں چٹیکر
سمجھا گئے کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھاب
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھو کیا فکار

میں چھوٹو لکھ عالم کو سید فائق ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ملک میں کچھ ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدائی ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد روز انہیں چٹیکر
سمجھا گئے کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھاب
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھو کیا فکار

[illegible]

اسے کہتے ہیں اجماعت کرگیا میں حضور
 خبر کا قافہ ہوش و جان پر جو اگم
 کس زبان سے کروں اور تنگدلی تیرا شکر
 معرفت غیر کے قاصد کو ملا تھا وہ پیام
 وصل کی رات بھی کجبت جیسا تھا وہی
 اس فریبی نے شب اقرار غلط فرما کر
 دو گد زخم کو بد دشمن جان میرا تھا
 کو ایک شکائے اُسکے درق مغل سے

یار نے جب مجھ خلوت میں بلایا تھا
 مجھ وحشت زدہ مان التون پہ لایا تھا
 غیب کو جانہ نمی یار سہایا تھا
 کے مجھ وحی کے مانند لایا تھا
 حسب اہش و معر و یا کس کیا لایا تھا
 اپنے در پر مجھ تاج پہ لایا تھا
 تیرے ہجران میں بھی اپنا لایا تھا
 حرف بیجا کی طرح تہسکہ اوٹھانا تھا

بیابان و دریا
 کی غریب کی جان
 طوق غریب کی جان
 بیابان و دریا
 کی غریب کی جان
 طوق غریب کی جان
 بیابان و دریا
 کی غریب کی جان
 طوق غریب کی جان

گھر کو راب کو مردہ میں شہید سی سجھا
یارین بخت نے جس رات سلا یا نہ کھا

جانب دیگر کے لئے ایک اور کتاب

ہزار مرتبہ دیکھا ستم خدائی کا ولہ
پڑی انہی مرتبہ پہلو سے بارگاہِ مہم
قتیب و عدد ہزاروں کو دیکھتے کل
مجھے عذاب جہنم کہ بت پرست مجہنم
جگر کے خون نے مری گریہ کو کیا بقاء

سے کیا کام آئے گا؟

[illegible]

دل نواز شد و افسان
 بی جوگر و کی انبار و هیچ نایاب
 دی هیچ نگه نرسد و بی میر جان باندھا
 درم فخر سلاطین بود
 کی باستان کی بی نه کم نه یاد بان آیدھا
 غنیلان میں جو خالی آگن ناوہ ساریان آیدھا
 کہ جو احوان سے صبح آکر مرے سر پہ آیدھا
 کیا حیران کی سب میں کوہ غم نہ لکھو عو رب
 بنافضاجو علی راز لکھ بیچ مر حب ن
 کہ جو خلی کا جسم اس غم خن بجان آباد

صاف آرزو ہو کہ وہ میری سب سے زیادہ عزیز ہو جائے۔
دل سے پیدا ہو غیب کی تہیہ نہیں ان کو ملے
جان سے دلدار سے جب دل نہیں کیا دلدار
بندہ ہونے سے جی جان تو جاناں کو ملے
پیشانی کو گلہ آپ سے کہیں کہیں ہے
زیر جیب دل سے زہر نہایا ہے مر آپ جلوت
کے جسے دوس کی شادی کو تم جہاں کے

[illegible]

استاذ کرام

پیشہ کی طرف توجہ دینا چاہیے۔

کیمون فستے: ۱۱ جولائی

تجارت سے کٹاؤ

شب تارکِ عیاشی میں شرعی تجلی سے
سلا کر قبر میں کھول لاکھن تر و پاکش کل
ترا سیفِ حق ہے نورِ باغِ حسن کا سیوہ
دیا رخشِ بازی میں گلوں کے ہر دولت میں
کیا پیسے نے مجھ کو نوش جان کر خونِ دل پنا
گھستان میں کیا صبح بھانے ٹھکڑو کا ٹٹے
لنگاہ لکھ میں اس شوخی چو استد تیزی
مصور سے بہت ملتی ہر اس تصویر کی صورت
کیسکویان نظر آتا نہیں خورشیدِ روا پنا

یہ رونق تھی نازِ پُرخاک پرشاش ہے گویا
سب احشستر کا سو جا سے پردہ فاش ہے گویا
مرہ نواب گردون پر ای کی فاش ہے گویا
نہیں یہ سکہ جکے ماتھ میں قلاش ہے گویا
مرض عشق کی بہتر غذا یہ آتش ہے گویا
لنگاہِ قتل میں زیرِ تیغ سیری لاش ہے گویا
گمانِ بینیدہ کو جو ہر سرِ خورش ہے گویا
کچھ نقشہ نشہ نشین نقشہ نقاش ہے گویا
سراسر خلقِ عالم دیدہ و خفاش ہے گویا

شہید رمی جب رقم کرنا ہوا اپنا شعر دلوں میں
صریر خامہ نلک غیب سے شاباش ہے گویا

تو تے شب غم بانوں نہ داماں سے نکلا
سجڑ زمین کو چہ جاناں سے نکلا
قربانی انسان کہا نہیں شوق گرو کو
اجا کہ کا نہ ہے مگر اجاتا تھا حیدر

سر صبر قیامت اگر زبان سے نکلا
آدم کو نہ یوں روضہ رضوان سے نکلا
پھر غنیمت کے دن کیوں مجھے زنداں سے نکلا
تلاوت مرا گو رخ زبان سے نکلا

[illegible]

نظم و شرح کلامی است
در بیان صفات ربنا قوسم از قول اولیاد
آسمان جسم قوسی است از آن سوره ابراهیم

چوم کر وقت کرشمہ بروی خمدارید
بیشتر شکستیں سے قفس میں کوئی ادم نہ آید
بند ہے قہر ہے اس بدکلی محفل کا در
اور یہی چونکا و من جب سناںک جگہ کا ہل
یہ وہ ہوں تاج میں چھان شبہ تخت اشاع
نقادہ رو بولوش نجابت کھلا سیلا ہے
راہ لی ہر تیک دیر فیض بہشت و نازکی
آسمان کے نام تری و اسد خلعت عقل ہے
خدا شکستیں لب نگاہیں رخ تابان ہوگا
روز و شب انکھوں سے پرتی تیری صورت
کرتے ہو مخم گہر پر مرے دل کا سودا
اس قدر لطف نہ فرماؤ شب وصل میں تم
سرتیں ہو گئیں عریان ہوں تنو کو کا تھون
دوست نے خاطر دشمن سے کیا جھکے ملاک
قابل نرم حریفان ہے نہ ہر جالی ہے

بول اوہی مشاہد آج ہنس تیر کا جو کھل
مردوں پیر کا نہ اہناک کوئی تیرا پر کھلا
بیکشی کے شغل میں جو میرے گلزار کھلا
حسن اس آئینہ کا لئے سو خاکستر کھلا
جہان کے خیم مقابل وہ رخ انور کھلا
کاشیں کہیں پر نہ میری قبر کا پتہ کھلا
بیکسی کا حال عاشق کو شب محشر کھلا
ای ہمدیدی راز میرا خلق پر کوئی نہ کھلا
نازد شوخی میں نہ تجھ سمہ تابان ہوگا
کب قوی سردری اگر میں خزان ہوگا
نہ خرید وید ای اور یہی ارزاں ہوگا
روز بجران مجھے اندوہ فراوان ہوگا
اب ہی ناخون میں کوئی تار گرہ بیان ہوگا
موت یہ ہے کردہ کم حوصلہ نازان ہوگا
تو شہیدی اسرار کیے پشان ہوگا

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

[illegible]

در نہ جب آتش میں کھا سو ہم آہن ہو گیا
 سبدا تم خانہ کا ہر ایکہ فزل ہو گیا
 کس قدر شعل اپنا جامہ تن ہو گیا
 انکو ہر ایک رنگ رہ سنگ فلان ہو گیا
 سیر کے قابل نہیں یہ باغ مدفن ہو گیا
 ناقوانی سے گریبان طوق گردن ہو گیا
 جہنم کو بھی کیا انتر ہے دست و دشمن ہو گیا
 راحت آئینہ مرعہ گھر کا آنگن ہو گیا
 ہم گئے جس دشت میں نہ نجد باطن ہو گیا
 گل سرا دار مست الف قاف ہو گیا
 چند بار اوس کے سرانے رہا شید ہو گیا
 ہم نور دی اور ہی ترانہ دامن ہو گیا
 خون دل اپنا شہیدی ہم آتش ہو گیا
 سلطان دم سرجی سے ہو کسور بھر اچھر
 کس رنگ ہمیشہ تھامرا گھر بھر اچھر

دیکھو ان پتھری کی
 چوڑی پتھریاں خاشاک سے چھیننے والی ہیں
 جس سے چھیننے والے نے نئی دنیا بنا لی ہے
 پہلا اور پہلا فصل خراج سنان اور دن و رات
 دیکھو

[illegible]

کب تک اسی خاطر وحشی سے پہلا کو
چلا ہے صبح کے مانند ترے عاشق کو
خوشدلی رہتی ہے یہ کسی سہم آنوشتی سے
قد رس چاہنے والوں کی ہونی دیکھ چکے
عطر و بان و گل و شمع وہی و نقل و رنگ
بد گمانی ہی کہتی ہے کلا و ٹچہ جلی بان سے
کشتہ بہر و چکے اوسکے ہون شہید کشتہ
پازن رکھتے کو چہ قاتل ہیں جہانارا
بے دلیل شک عنائی کہہی باور نہو
سچ ہے تلے پر ہر چوگر تیرم کرتا ہے نوڑ
وصل کی تیر کا خوانان قبول ہے ہوا
میرے دم تک اوس گلی میں شکر کا ہنگامہ
باغ دنیا سے ملا کیا کیا ہمال آرزو
بے مقدار دولت باقی نہ حاصل ہو کہ جو
اک گل میدار کی حسرت میں لب پیش جان

کوی دہن مٹھا کر سے ہر خطہ پیا بان نہ
چاک کر نیکی لیے روز گریبان نیا
اتو کچر رنگ نکالا ہے مریبان نیا
خواہ رہتا ہے چرانا تو پشیمان نیا
برزم عشرت کا جوال مع ہر سالن نیا
آنے والا ہے کوئی آپکا مہمان نیا
جلوہ فرما ہے مری چشم میں برآن نیا
مختوم میجرات میں بہت روزوں کا چرنا
جس سے کچے چشم میں ہو کر جا تار نا
میرے نامے کا بلندی سے اتر جاتا ر نا
یتری فرست مرا ہوش اسف جاتا ر نا
اپنا لاشہ اٹھتے ہی سب شور و شر جاتا ر نا
شور زار دل کی خاصیت کسے جھانکا ر نا
آکے قابو میں مرے وہ سمیر جاتا ر نا
یا ہمارا دامن نظارہ بھیر جاتا ر نا

۲۲
 لا شکر کا یہی عنوان گزرتا ہے کہ غلامانہا میں
 ناست جائے رہے ہیں یا سب سے پہلے
 کہ جو دولت ہے اسے پہنچا کر شکر میں
 جاکر اپنے اپنے آگاہ شکر کا ہر جارا
 کہ جس کو کھانسی اور آفت لگا کون
 بدلتا اور کی گئی گلاب و گلاب
 شکر طوفان کے سیر کا مانع نہ تھا
 ہر جن فتنے پایا ان کو میں از خراب
 متقی بن گیا ہم خرابان کی میں تھا
 محفل طمان بن گئے شکر جارا
 عین کلم نہاد عجب کی میں نہ تھا
 عجب شکر طوفان

[illegible]

چهارده بنام های دار و نویت بر
دو بنام است بهر تیر که هر سه معنی حضرت حق
گویم خوش بخواهس کاتب جوهر پرور
لاکه زین ربه محبت هوا چینی دوش
حسن گلشن میں جو چلی تری لوت پر
نویت بر ثنائت و قوت

۱۲۱

کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح

جہم جہاں ہوں سیر ساتھ ساتھ
دہوں دریا کی زلفیں دہوں
کہ میری طرف عاید ثواب اس جہم
دل نہایتا ہے اندون انکے پرور کا
کچھ پرچھیر دی خنجر ہنرین یان کا
چھڑھایا اوس نے مرجھایا ہوا
انکے تاج اویں چھا غزال خانہ پرور کا
نیا شوق ندون پیدا ہوا
گمان بالی کی چھلی پر ہوا
مرا دیتا ہے اوس کا ہر سخن فنا
حکیر پانی ہوا فرما رک باتوں سے
نہ چھیراے تنہیں قصہ شب غم
ہمارا درجہ آیا ہوا ہی حکم
پنا کیا اور پناؤں تجھے قاتل میں
ہوا تھا کچھ ندون مجھوں کو شوق

ہوا ہوں جیسے آفتند قد عسای دیکر
عرق خرا گلگون پسینہ ہے پیمبر کا
میں جیت دیکر فاصد جیتا ہوں
خداوند اکثر کم ہوماری آہ و نالہ
جنون افزوں ہے گرفتار کم کرنا
خدا جانے وہ کیا کچھ میری قبر پر
ندامت صید عشرت دل مرا پروردہ غم
وہ عائن نامتا ہے دکھی عاشق کا
دکھایا اپنا روی آتشین جیسا
کہی خدا وہ کھلا کر جو مجھے بات کرنا
یہ سچا الیک تیرا دل نہ اسی شیریں
کیسے عارض کیوں کیوں یاد آتی ہے
چلے ہے کشتی ہی رات دن مغل میں
درو دیوار پر چھاپے گا ہر خونگاری
بھیسہ زنجیر سے اور طوق سزائت

کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح

نیلون پیدہ

کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح
کلمہ فیہ ہر روز پڑھو
وہ جو کہ دریا کی آواز کی طرح

بہشت کا رخسار قاف لے راہ منزل کی
پھر منزل تجھے پہنچ عشق اکدم رہ نہیں سکتا
تعلی اپنی جان باز عشق اور شک تو رہا
لگاہ شوق میں ہر ایک پیرو جو خوشتر
خیل میں ہے غم طرب لے کر کیا خدائیں کھا ہوگا
سیارک لکھ گل نعم شہیدان خندہ تازہ
پھر کرتا ہے راتوں کو جگتا تاخیر غنائی
تغیر حال میں اپنے ریکا شام مشترک
کجا ریخاں سے عشق لکھ کر غمی چھا
وہ خود فرمان میں ہے اسکا تخیل کیا ترانہ

سفر میں ہر سو کج گزشتہ گشتاں پائی کا
عدم لجا لگا جو کج جو کجس تیری تانی کا
نہ کچھ اکوی پر وہ انہی شمع آسمانی کا
بہشت طرف ہے عشاق کو عالم جونی کا
بھروسہ اور تو کچھ قاصد کی تقریر بانی کا
ہو اشوق اس کے فخر کو نیام نہ خضریٰ کا
انہیں محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
ابھی سے پلو چہا بیجا ہر انجام کر کھائی کا
عشت تو لب لالہ لاج ہے اس گنزار فانی کا
شب شربت میں بھی ہو غم ترابہ ہو گمانی کا

ہماری سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صوفی سادہ
نظر کیا آئے تجھ کو محو تو نیزنگ مانی کا

میں معتقد ہوں خوش عشق خندریکا
کب سبیل بہشت معطر کرے دماغ
اُس نے مساحت جیل طرکے لے

کہتے ہیں گل عرق ہے خدا کے حبیب کا
گر ہو بچے نفع اسکے نہ کیسوی حبیب کا
خجش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا

بہشت کا رخسار قاف لے راہ منزل کی
پھر منزل تجھے پہنچ عشق اکدم رہ نہیں سکتا
تعلی اپنی جان باز عشق اور شک تو رہا
لگاہ شوق میں ہر ایک پیرو جو خوشتر
خیل میں ہے غم طرب لے کر کیا خدائیں کھا ہوگا
سیارک لکھ گل نعم شہیدان خندہ تازہ
پھر کرتا ہے راتوں کو جگتا تاخیر غنائی
تغیر حال میں اپنے ریکا شام مشترک
کجا ریخاں سے عشق لکھ کر غمی چھا
وہ خود فرمان میں ہے اسکا تخیل کیا ترانہ
سفر میں ہر سو کج گزشتہ گشتاں پائی کا
عدم لجا لگا جو کج جو کجس تیری تانی کا
نہ کچھ اکوی پر وہ انہی شمع آسمانی کا
بہشت طرف ہے عشاق کو عالم جونی کا
بھروسہ اور تو کچھ قاصد کی تقریر بانی کا
ہو اشوق اس کے فخر کو نیام نہ خضریٰ کا
انہیں محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
ابھی سے پلو چہا بیجا ہر انجام کر کھائی کا
عشت تو لب لالہ لاج ہے اس گنزار فانی کا
شب شربت میں بھی ہو غم ترابہ ہو گمانی کا
ہماری سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صوفی سادہ
نظر کیا آئے تجھ کو محو تو نیزنگ مانی کا
میں معتقد ہوں خوش عشق خندریکا
کب سبیل بہشت معطر کرے دماغ
اُس نے مساحت جیل طرکے لے
کہتے ہیں گل عرق ہے خدا کے حبیب کا
گر ہو بچے نفع اسکے نہ کیسوی حبیب کا
خجش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا

رنگال پیر بجھاتا ہے میر حبو گلشن حسن کے طاؤس کے پھنسے کرلیے گوین تائب ہوں پر انکار کا موقع کوئی میں گرا ایکے سو بول ادھڑا بادہ فروش خم کروں گردن بنی تری (قتین تو دی چشم جانان ہی سے کھنکھریل ہے کہ تو وصل کی بات کا لطف اس کے پور ہو خوش فتنہ و شر کا سبب غمزہ مسفاک ہوا	ایک معشوق پری چہرہ ہو دوام شراب غورہ زربہ اگر داتہ بادام شراب خود بہر زہم میں دیکھتے وہ گل ادم شراب واقعی ہے سبب لغزش اقدام شراب شو قفل سے مجھے موت کا پیغام شراب گل نرگس کو بناوے گل بادام شراب آپ بوش ہو پاں کے سرشام شراب عہد میں ترے پری محنت ہی بدم شراب
--	--

طبع بھر جوش ہے تاکہ دوبار نہ کچھے ای شہب ری اسے ہم کیوں کہیں جام شراب
--

لطف سودیکھے پلا کر اوس کی جام شراب پیشتر آمد جانان سے ہوا میں ہوش کھڑ تابت ہر ترے چشم کی محموری سے اوسکی نخل میں رہیں تاکہ نہ عاشق کو رے شیشے کا ہے مجلس میں تنگی خیال	دوسکی رات میں کیا کوئی سر کوٹم شراب ہو گی حق میں حری وصل کا پیغام شراب کبیتہ سکون ہے یہی صبا اسلام شراب دور ازل میں پلا دیتے ہیں بھر جوش شراب دیر میں جیسے دہرے زاہر اخنام شراب
--	---

چشم جانان سے کھنکھریل ہے کہ تو
رنگال پیر بجھاتا ہے میر حبو
گلشن حسن کے طاؤس کے پھنسے کرلیے
گوین تائب ہوں پر انکار کا موقع کوئی
میں گرا ایکے سو بول ادھڑا بادہ فروش
خم کروں گردن بنی تری (قتین تو دی
چشم جانان ہی سے کھنکھریل ہے کہ تو
وصل کی بات کا لطف اس کے پور ہو خوش
فتنہ و شر کا سبب غمزہ مسفاک ہوا

ایک معشوق پری چہرہ ہو دوام شراب
غورہ زربہ اگر داتہ بادام شراب
خود بہر زہم میں دیکھتے وہ گل ادم شراب
واقعی ہے سبب لغزش اقدام شراب
شو قفل سے مجھے موت کا پیغام شراب
گل نرگس کو بناوے گل بادام شراب
آپ بوش ہو پاں کے سرشام شراب
عہد میں ترے پری محنت ہی بدم شراب

طبع بھر جوش ہے تاکہ دوبار نہ کچھے
ای شہب ری اسے ہم کیوں کہیں جام شراب
لطف سودیکھے پلا کر اوس کی جام شراب
پیشتر آمد جانان سے ہوا میں ہوش
کھڑ تابت ہر ترے چشم کی محموری سے
اوسکی نخل میں رہیں تاکہ نہ عاشق کو
رے شیشے کا ہے مجلس میں تنگی خیال
دوسکی رات میں کیا کوئی سر کوٹم شراب
ہو گی حق میں حری وصل کا پیغام شراب
کبیتہ سکون ہے یہی صبا اسلام شراب
دور ازل میں پلا دیتے ہیں بھر جوش شراب
دیر میں جیسے دہرے زاہر اخنام شراب

دوسکی رات میں کیا کوئی سر کوٹم شراب
ہو گی حق میں حری وصل کا پیغام شراب
کبیتہ سکون ہے یہی صبا اسلام شراب
دور ازل میں پلا دیتے ہیں بھر جوش شراب
دیر میں جیسے دہرے زاہر اخنام شراب

دلوان شہیدی

باہن سناں سہی کی باہن
 بے حق بنی زانگوں سے بچا گیا
 بے جوری بن سکھو بیٹے کان کا یار
 بوزے اسی خوشی کو بے شکر
 دلت کہیہ آہا شوق کا عجب نواز
 اسے سپیاری یوں نہو سنا بن
 دھت باکے پہلے
 دھت کٹ شکر گردن پڑاں
 دھت کٹ شکر گردن پڑاں
 دھت کٹ شکر گردن پڑاں
 دھت کٹ شکر گردن پڑاں

۲۶
 ہر لحظہ زخم تازہ ہے اس کا قرار گدا
 محتاج بعد قتل شہیدی جہن شہین
 میں جنبش لب کو دیکھ کے سہا سخن موج
 ہر دل میں ترے جلوہ واحد کا ہے قوت
 تیرے ہی بودوش کاشاق ہے کافر
 دیوانہ ترا بنا تعلق سے ہے آزاد
 وہ گل جہانے کو ترخوض میں آتا
 شاکر گری اپنی صبا لکھ دکھاوے

لب ہی نیام کی ترے خج کو آہستہ
 خیرک یا لک ہے مرے سر کا تیلج
 پروصفت قسم سے تری من موج
 اک شمع قمر رونق سہا بھجن موج
 زنا کے غالب میں ہر اک بہن موج
 کب بانہ صکے آبے دان گو دس موج
 تھانڈہ زبان موج چمن چمن موج
 پو پچے خیم گیسو کو مرے کب تک موج

پوشاک سکھت کی زکھ مرص شہیدی
 مے چاک آویان نہوا پیر ہن موج

شہید ہے جو سو او دیدہ خون شہر آج
 ہر تویہ مرست ہر جسکی زبان پر گل قری
 مستغرب کیوں نہو سو سوین کھنکھے پور
 میر دم سے ہی مر دیت خون بن رقی
 وعدہ رویت کا ہے سرفوت تر افراہر
 فیکہ وہیل گذر جانی کا کہا تو آج
 مست آتے پہ جلا خانہ خار سے آج
 دہم دیکھتے کیوں میں مجھے پیا آج
 کیا برستی ادوی درد دیوار سے آج
 آہ کچھ چارہ نہیں مرست دیا آج

دلوان شہیدی
 دلوان شہیدی
 دلوان شہیدی
 دلوان شہیدی

[illegible]

تیری چوٹی پر سے بالے ہار گزرتی ہو
منہ دکھاؤ اور نورِ محشر تو ہمیں لائق نہیں
داغ ہے خورشید سا چاکر گریہاں سے نہر
کب کب کی گھر بھر رہا ہے وہ برفِ آستانِ بجا

روایت خامی

نہر بہشت کا پیر مجھے شہنشاہ تلخ
وہ مٹی کا لیان وہ شکر خوار وصل کا
انکی نگاہ قہر سے بخود ہوا رقب
یوسہ لیا ہے لب سروں دشام تو نخل
کا غزمین قند باندھ کے آتے ہمارے گھر
فرقت میں انکی ذرا فتر بڑا ہے سمجھ کا
مشہور خرمین گلوسوزین ترے
خفل کلام غیر کا صدا کی شبہ صال
بد صحبت اہل معنوی ہیں گر کرے اثر
مہانی ایک دن تہہ سگ کی دوست کی

دولہ
شیرین کو کوکھن سے مخاطب جواب تلخ
ہر دم اے یاد مجھ کو ہو جو رو بو خواب تلخ
کم ظرف ضبط کرنے مسکاپی شراب تلخ
شربت کو میرے کرنے ملا کر گلاب تلخ
یا مخلصون میں کو تے ہیں ایسی حباب تلخ
سجھامیں نعمۂ شکرین رباب تلخ
شیرین کا عروت شور شکر کا خطاب تلخ
دنیا میں خید ہم نے کیئے انتخاب تلخ
پینے سے نیب کے ہو مذاق کباب تلخ
ای سو ذرا حلا کے نہ کر یہ کباب تلخ

مجلس
مجلس
مجلس

کتاب بیاضی بنی بر ۱۰۰
صوبہ ہندوستان
سے لکھنؤ میں میری ایک کاپی
محکمہ اعلیٰ تعلیم
محکمہ اعلیٰ تعلیم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
السلامة
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
السلامة

یہ لکھا رہا تھا کہ اس کے لئے ایک اور نسخہ لکھ دیا جائے گا۔

بیاورن

چاہئے بنائے گا یہی ایسا جو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

10/10/10

مولیٰ خیر قریب از اویم سے عجیب
 من ہے طرفہ کنش میں گمان بجان سے
 ثانیہ یاد سے اوی بہر وادقیم ساہو
 یار سے کھائی بہر لوگن جینیم ساہو
 تازہ دویشا سٹا ایل اندر اہم ساہو
 ہم سے کھائی کھانم کی جیم ساہو
 روغن وال محکم
 کی غنم ہمارے بزم سے

مؤلف

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
دعویٰ دوسری لکائی تہذیب
کون دوسری لکائی تہذیب
قائم شدہ ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب

بچہ نہ میٹھا صف بچہ نہ کئی فوٹ سے ہو کر خشتاق لہری کے وہ دل سے مشرقت تھا جنوں کو پکڑ رہے تھے ہر سیر تہذیب دیدہ شکر کوہ خاک ہوا زراں حسرت جیسے چلو کر کمان کر لیں جدا جدا جنگ دو دوش پر کھینکے دوہرے کبھی بھی عزت سے کھڑے تھے کھڑے کھڑے خط بن دوہرے ہر سیر	بچہ نہ میٹھا صف بچہ نہ کئی فوٹ سے ہو کر خشتاق لہری کے وہ دل سے مشرقت تھا جنوں کو پکڑ رہے تھے ہر سیر تہذیب دیدہ شکر کوہ خاک ہوا زراں حسرت جیسے چلو کر کمان کر لیں جدا جدا جنگ دو دوش پر کھینکے دوہرے کبھی بھی عزت سے کھڑے تھے کھڑے کھڑے خط بن دوہرے ہر سیر
---	---

کمر سے تاج بھر منیدہ آئی شب عید و مسلکی شب سب ہی عشرتیں سوائے شب عید میری اور یاد کی ہو جای ہفتالی شب عید ہر مرے بت کو ہی دعویٰ خدائی شب عید ختم نہ زن جو کافر نے بنائی شب عید لعل لب پر جو ڈھری تھیں نہائی شب عید	کمر سے تاج بھر منیدہ آئی شب عید و مسلکی شب سب ہی عشرتیں سوائے شب عید میری اور یاد کی ہو جای ہفتالی شب عید ہر مرے بت کو ہی دعویٰ خدائی شب عید ختم نہ زن جو کافر نے بنائی شب عید لعل لب پر جو ڈھری تھیں نہائی شب عید
---	---

ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
دعویٰ دوسری لکائی تہذیب
کون دوسری لکائی تہذیب
قائم شدہ ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب

ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
دعویٰ دوسری لکائی تہذیب
کون دوسری لکائی تہذیب
قائم شدہ ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب
ہندی پادشہ کی ہندوستانی لکائی تہذیب

نہایت سے عجب حاصل ہو گیا
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ	میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
--	--

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ

غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

دیوان شمس
 دل کے ہر پہلو پر ہے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

حرکت نہ کر سکے کھاکے تراشیر شکار صید کہ میں ترے کیا کرتا تو شیر شکار نہ کہی یاد کرے ساخت کشمیر شکار آئے تھے حلق پہ لکڑی گر کیر شکار کعبہ سے نکلے ہیں پڑتے ہو کر شیر شکار دل سے مصروف دعا تو شیر شکار کرے حلقوم بریدہ سے بھی تیر شکار صبح محشر نظر آجاگی تعبیر شکار نہ گلا گئے کی لذت کرے تیر شکار صید ہار کو کرتے ہیں تیر شکار بے قرص کے ہوا جسے نہ شیر شکار کہ شہید ہی ہر تر استہ زنجیر شکار عاشق کے دل سے ہو غم سبز رنگ دور وہ شمع بھینکتا ہے فلاخ سبز رنگ دور تو اپنی کاہلی سے سمجھو سبز رنگ دور	نظر آئی وہ ترہ دل کی تیر سبز رنگ دور کوئی ہے بستہ فتراک کوئی خستہ بہم ویکہ تفسیدہ پہ جو تیرے وادی میں نقری قنبہ و خنجر ہے طلائی قاتل ذوق بولا لگے دلدار میں اللہ اللہ یہ بھی انجاء سمجھ میرے شکار فتن کا بسلی کے کیس کو ہے پرش ورنہ واقعہ یار کے سداں اگر خواب ہوا دست و پا کو قلم اس واسطے قاتل ہے کیا دفعتاً گبر سے قابو میں نہ عیار آیا کرو نامہ سے لیا گھیر پری کو جس سے اب ترے ہاتھ پر چکان چکان شوحینا آئینہ سپر سے ہو جائی رنگ دور امین رہے نہ دل خم زلف دازین پایا طلب کو پہلے ہی منزل میں ایک گام
---	--

غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 غزل ہر جا کہ ہے اکبر کا نام
 جل غور نہ ہو اس نام رنگ دور
 اس دل میں کسی غزل سے
 ہر جا کہ ہے اکبر کا نام

<p>شکر سے طو ملیوں کو نہیں عشق حقد مین ہوں بشر کلام بشر ہے مرا کلام سینہ سے وہ جو کان ملاپٹ لپٹ گیا</p>	<p>کل طیر ہند محوسین میر سے کلام پر حاس کو اعتراض ہو حق کے کلام کیا آچلے تھے زخم طکار امتام پر</p>
<p>الہ ہے جو وصل شہیدی کو ہونے نصیب عاشق ہوئے ہیں ایک بت ذی قشام پر</p>	
<p>پہلو میں تپش دلو ہے سہل کے برابر ہے حال مرا مردک چشم کے مانند مگرے شط الفت میں ہو لاکھوں سفینے بے یار سہیں قتل کیا سیر حسن نے تم وہ ہو کر چٹ نام کے لیتے ہو کر لگو یا شاہ بخت ایک نظر لطف او ہر ہی مقتل میں شہیدی کو غبت دہونہ پر</p>	<p>سہل بھی نہ تر پے گامری دیکے برابر اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر تختہ نہ لگا ایک ہی ساحل کے برابر ہر شمع ہوئی بیخ جمیل کے برابر مشکل کوئی چہائی یہ ہو کر سل کے برابر مشکل ہی نہیں ہے مری شکلی کے برابر ود سر ہے دھر خنجر قاتل کے برابر</p>
<p>سہدوش رکھے سرو قد ان کو نہال کہ ہو ایک بوسہ میں دمن نالہ پر شکر یار نیک تر خیال سے ہون تیر واسطی</p>	<p>کشت آسہ منتظر ان پائیاں کر تیغ نگہ سے قطع زبان ہواں پر جس پر ہی جا نہیں تیر و دلیر خجائ کہ</p>

شکر سے طو ملیوں کو نہیں عشق حقد
مین ہوں بشر کلام بشر ہے مرا کلام
سینہ سے وہ جو کان ملاپٹ لپٹ گیا
الہ ہے جو وصل شہیدی کو ہونے نصیب
عاشق ہوئے ہیں ایک بت ذی قشام پر
پہلو میں تپش دلو ہے سہل کے برابر
ہے حال مرا مردک چشم کے مانند
مگرے شط الفت میں ہو لاکھوں سفینے
بے یار سہیں قتل کیا سیر حسن نے
تم وہ ہو کر چٹ نام کے لیتے ہو کر لگو
یا شاہ بخت ایک نظر لطف او ہر ہی
مقتل میں شہیدی کو غبت دہونہ پر
سہدوش رکھے سرو قد ان کو نہال کہ
ہو ایک بوسہ میں دمن نالہ پر شکر
یار نیک تر خیال سے ہون تیر واسطی
کشت آسہ منتظر ان پائیاں کر
تیغ نگہ سے قطع زبان ہواں پر
جس پر ہی جا نہیں تیر و دلیر خجائ کہ
کل طیر ہند محوسین میر سے کلام پر
حاس کو اعتراض ہو حق کے کلام
کیا آچلے تھے زخم طکار امتام پر
اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر
تختہ نہ لگا ایک ہی ساحل کے برابر
ہر شمع ہوئی بیخ جمیل کے برابر
مشکل کوئی چہائی یہ ہو کر سل کے برابر
مشکل ہی نہیں ہے مری شکلی کے برابر
ود سر ہے دھر خنجر قاتل کے برابر
سہل بھی نہ تر پے گامری دیکے برابر
اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر
دولت دیشا کا منہ کا لاوا اس کے زہر پر
دہونہ بخت کر گشت ان کی کشت کر گاہ
تو نے بول سینہ پر دانا سے جنبش نہی
یار کی محسوس کی ہو چکا گشت نہی
جس پر ہی جا نہیں تیر و دلیر خجائ کہ
کل طیر ہند محوسین میر سے کلام پر
حاس کو اعتراض ہو حق کے کلام
کیا آچلے تھے زخم طکار امتام پر
اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر
تختہ نہ لگا ایک ہی ساحل کے برابر
ہر شمع ہوئی بیخ جمیل کے برابر
مشکل کوئی چہائی یہ ہو کر سل کے برابر
مشکل ہی نہیں ہے مری شکلی کے برابر
ود سر ہے دھر خنجر قاتل کے برابر
سہل بھی نہ تر پے گامری دیکے برابر
اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script.]

در کمال
 که بود می کند و هم ازین بک
 شایسته باد و گشتان چون
 ایام آسمان و کوب اقبال
 حشر که می روی جز من
 خوف نفسیان است چون
 خطر است ازین در کرم
 دیوان امید می
 خنجر از کرم و خنجر
 جلد و از کرم و خنجر
 عطر ازین گل من
 بنی و کرم و خنجر
 عطر من و کرم و خنجر
 خنجر و کرم و خنجر
 خنجر و کرم و خنجر

کیونکہ نبی پریم کے خوانان شہسپا پریمی ہوں ہمارے
 اُن کا ایک ایک ہر اتمول ضرر ہمارے ناز

<p> خون حشاک پہ ہر تیغ شمشک نہوز مقتل یار میں لنگھوں تو فتر اک نہوز چالاک کشتہ ہے یہ دفن ترنک نہوز اسکے عارض نہیں ظاہر ہر خنک نہوز بروز گشت زرد وس نہیں چاک نہوز سجہ سادہ سے ہی کیسہ دلاک نہوز ایک ہر اسکے حسابوں سم تر یک نہوز خیبر طرز تغافل سے وجہ بیاک نہوز دشمن خلق نہیں غمزہ جالاک نہوز </p>	<p> ولہ </p>
<p> مشق کرتے ہیں جنکا کہ تا فلاک نہوز سہر ہے نہر کی تاثیر سے تر یک نہوز دشت غربت میں ہر آلودہ دہی نہوز دہر چکے چشمہ زعفران نہیں پاک نہوز </p>	<p> ولہ </p>

آرامش پر
خون مری لاش کے دھوپیں
تغ زان دین تراغزو چالاک ہنوز
سوز مرزا طبع کے ہے شہسپائی پیغزل
کہ دین سے نہیں لگا سخن یک ہنوز

عالم جمع بادۂ فطرت کو تیرے خاک ہنوز
میر جی قسمت سے گریز نہیں کیا تیرے خاک ہنوز
ہر سے دامن کی ہوا اسی سرور کی خوش ہنوز
جیکہ سبھی میں اب شہادت و حجاب ہنوز

عالم جمع بادۂ فطرت کو تیرے خاک ہنوز
میر جی قسمت سے گریز نہیں کیا تیرے خاک ہنوز
ہر سے دامن کی ہوا اسی سرور کی خوش ہنوز
جیکہ سبھی میں اب شہادت و حجاب ہنوز

خوب احتوا تو ترستی چون آب ز خاک
چون آب ز خاک تو ترستی چون آب ز خاک

خوب احتوا تو ترستی چون آب ز خاک
چون آب ز خاک تو ترستی چون آب ز خاک

تنگ آنکسده شدی چون صباب حرم
کھنچ کر تیر مری لاش سے خرسند نہو
عشق میں غرق و حیرت ہو میرا عشق
جانم کعبہ سے مجھ کو کفن دین اجاب
دوسرے گل تربت لے لے ہو خوشک
کر شرافت قدم دوست ہو اوجہ جان

بھینچے تیرے مجھے تھکے حسن خاکستار
دل میں رکھتا ہوں ترانہ میاں ہون
شاید اس حال سے واقف نہ ہوں
میں نے پہنی تھیں اتنی ہولی پورست ہون
دیدہ فیس مصیبت زندہ و نساگ ہون
ای شہید دی ہوں جانیں خاکستار

روایت سین ہملہ

یہ تیرے عہد میں ہو گری ہزار ہوں
چشم ہے ساقی میخانہ و عمور طمع
ہوں عشاق اس آہنگ محافت کر حریف
طالب دست درازی ہی گزشتہ نہیں
چشم بیمار کو ہوا اہل ہوس سے پرہیز
گر ہوس دور ہو سب کچھ ہو تہیام میں
ترک لذات ہو مظلوب ہیں جنت کو طعم
ہم ہوں تاک میں مکن نہیں بھگو فیض

عشق کو بھوک کے عاشق ہو خیر ہوں
سب میں دار و دروہی سیالی پیار ہوں
شوق کے ساز کو دکھار ہو وان تار ہو
ہونگے اخراجی زمانیکے گرفتار ہوں
یا الہی نہ ہو پیدا مجھے آزار ہوس
گنج مقصود کے در پر سے اوٹھا مار ہوں
ضرقت زدہ میں پوشیدہ ہوں زار ہوں
لب جاموش سے انہی ہوا اظہار ہوں

دولت شہیدی
ایک بار یہاں کہہ دو شہیدین جن جگہ
دین جا رہی ہیں جا رہی ہیں ان دین میں
روایت شہیدین مجھے
آواز شہید سادگی ہو کر اک تر آتش
بے لور زنجیر میں ہزاران سقر آتش
آہن کو بنا دی ہے تل کی سیلابی
ہم شہیدین ہیں تو عین شہید ہوں ہوا دل
ہم شہیدین ہیں تو عین شہید ہوں ہوا دل

دولت شہیدی
ایک بار یہاں کہہ دو شہیدین جن جگہ
دین جا رہی ہیں جا رہی ہیں ان دین میں
روایت شہیدین مجھے
آواز شہید سادگی ہو کر اک تر آتش
بے لور زنجیر میں ہزاران سقر آتش
آہن کو بنا دی ہے تل کی سیلابی
ہم شہیدین ہیں تو عین شہید ہوں ہوا دل
ہم شہیدین ہیں تو عین شہید ہوں ہوا دل

این زبان زبانی است که در دوزخ و بهشت
و این زبان زبانی است که در دوزخ و بهشت
و این زبان زبانی است که در دوزخ و بهشت
و این زبان زبانی است که در دوزخ و بهشت

سر بر سر طبع خاکست بر آتش
جلوه سے تری جھولی ہے اپنا آتش
جان باد میں خاک و دل آب جگر آتش
اے عور سندر کہ جو جگر تیرا آتش
آتش کے گرد میں ہو اگر استند آتش
کب آپکے چینیٹوں سے نہو نوسہ گرا آتش
تویری گرم مٹا ہوا کہ سے دیوانہ نفس
منا ہے نفس بندہ پر کر تا ہوا جو دیوانہ نفس
بجرا شک خن میں کرنا تھا ہوا دیوانہ نفس
اسکے باغ خاک ہے سیر و بیکانہ نفس
داگن ہو دہم کیا شب گمراہ کا آتش
یک نظر دیکھ جو سیرا شک کا غلا دیں
طرفہ دست آتش ابھول کر گیا شب تیریں
بھونکدی خرم میں کر گیا پھر پیرا آتش
سج جوئے میں قیامت تو ترن تیریں

گر زلف کی ماکوں میں دھاسی کو پھینکے
صد خند گرہ ہو مرے سینہ میں ہولی جیج
زلفت میں عجیب ہے مفرق ہوئی غصہ
خود میں عشاق تری گرمی خوشی
کیا سینہ میں آتش ہے چلے نوبیق پر خ
مالان ہی ہے وہ غیر کی شفت سے شہید ہے
شع روشن کو نکھائی نیم میں پڑا قہر
سینہ عاشق میں پایا کوئی دل کا یہ حال
شب نکلا لڑاؤں دیوانوں کس کس کا سحر
آتش خندان نہیں شوقی وہ سر و وقار
سکی آسکی خوشی ہے آسمان زہر دسی
دلبر نو عمر سے مضبوطی جو محال
نہ جانان میں تیرے دل صد چاک ہے
خون سے صد خند ہو کر کا ساقی و جد کو
حلقہ خن بان کو گھیر اشعار جو الہیے

وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت

وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت
وہ زبان زبانی است کہ در دوزخ و بهشت

غزال پس کی جگر خالص منور
 سرخ زبک غافل سے کج خلق
 جیب جان کی جگہ کی جگہ
 زبان بولن کی جگہ کی جگہ
 سرخ زبک غافل سے کج خلق
 جیب جان کی جگہ کی جگہ
 زبان بولن کی جگہ کی جگہ

مجلد قصہ شہساز کا محتاج ہو

روایت ضیاء و مجسمہ

جہن کو ابر سے اور زبر کو بخار فیض	دلہ	بخار کو مری مرگان مایہ دار فیض
نہ خاک شور کو ہے جلوہ بہار فیض		نہ شور بخت محبت کو وصل بار فیض
مرض نکام کا رکھتے ہیں بخت شیدائی		وگر نہ عام ہے اوس لطف عطر بار فیض
نہ پر ہمارے نہ ہر تہا دخت پر آیا		کلاغ و بوز نہ کو نخل میوہ دار فیض
ہمارے گریہ سی تازہ ہر نودل فلاح		زمین کدشت کو اکثر ہے چترہ ساز فیض
ضرر کی حل کردہ ہو ہر بان بقیں		خوش اعتقاد کو لاریب ہر مزار فیض
اس ایک بھول نے روشن کیا بگوش کو		جہان تیر کو ہے عشق کر شراری فیض
نسیم ہی نہیں لاتی ہے جوی بہر آن		ہمارے عہدین کیا کم ہر دو گار فیض
صفائی دل کا سبب ہو کہ کدورت غم		عجب نہیں کہ ہوا نینہ کو بغیر فیض

یہ جسم زار جنم کے کام آئے تو آئے +
 شہساز آتش سوزند کو ہی خاری فیض

بلا کشوں سے نہ کہتا جو سن یا زعفر	دلہ	کلی من او کی نکلتی مری ہزار زعفر
نرفض سے کہنے کی خالی معنی نرفض کو ترے		مثال کو کہن و قیں یادگار نرفض

جگہ کی جگہ کی جگہ
 ریاض جان کی جگہ کی جگہ
 نیت گلے بین لپٹان کی جگہ کی جگہ
 کہ ہے تازی دل سے ہے بے تازی فیض
 نرفض ہے کہ ہے تازی دل سے ہے بے تازی فیض
 روایت طاقی مہملہ

سینا ان حق مجرور و اسرار
 اس نے اپنی فانی رہا
 عارف کا پیاسا گنجہ بازی میں لو کہ
 موت سے آندو ہے تو کہ ہم کی کی ہو
 اس کا کاش دیکھیں چکر سارہ صیب غلط
 سوط کی شمشیر سے ہو کہ کون سے
 برادر بہ جانوں ہے ہی حق پاک غلط
 ان میں کی جگہ کی جگہ
 یو با جو ان کی جگہ کی جگہ
 لانا خالص ان کی جگہ کی جگہ
 نشان با جگر کی جگہ کی جگہ
 اہل صوبہ ہر گمان کی جگہ کی جگہ
 ان کی جگہ کی جگہ کی جگہ
 ان کی جگہ کی جگہ کی جگہ

۴۵
کتابخانه خانوادگی حضرت امام خمینی (ره)
تألیف و تصحیف حضرت امام خمینی (ره)

وَلَا جُنْدَ لَنَا سِوَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کتابخانه جامعہ اسلامیہ
بیت الفکر
لاہور

الحمد لله رب العالمين

مجلس شورای اسلامی
مجلس شورای اسلامی
مجلس شورای اسلامی

چشم بین فکر کہ تسویر جو بیار و عکس سر و
وصل کی شب بیاران دونوں پر تیار ہر چہ
یکے شمع نور گر آوے فرشتہ موت کا
اوس پر یکا شعلہ آواز ہے نادر طلسم
دکنو نصرت سکو ہوا دیکھو خوانان مہل خلق
عاشق ساد فکرو اسکے روز خیر خلق کی رات
اس رنج و بیک میں مغل سر گزشتہ افسانہ
جلوہ دل کا ہر کسبت کی یابیغین عام
ملین وہ ماتم دوست ہون یا ن شادی بچکر
خو اہش طبع دلی اور میر عاشق نامتام
ایک شب تو ما الہی ہو د عا سیری قبول
دیکھتے والو سچ تیری ہے سند آئینہ رو
اپنے جانیاروں کو تو شکستہ سیلی سے چکر چرنا
حندہ ہجران و فوط شوق و امید وصال
شمع گل کرینو اور غنچہ ڈالی طرح ہنگ

دل میں اوس سحر محفل خانہ از رنگ و شمع
ایک سایے کی فہم میں سجاد خوش رنگ شمع
پھر دل و دل شب و عید میں سرنگ و شمع
دیکھ لے جس نے نہ بکھار ہو جو آہنگ و شمع
قدر و قیمت میں ہیں کیا شان ادا رنگ و شمع
ہر سپر و ہر ہرین فانوس میا رنگ و شمع
جیسے اس نالائک کرپاں محفل میں چراغ و شمع
نور میں کیا این تاجا کا ہر رنگ و شمع
مرثیہ خوانی کی خاطر مولیٰ ان رنگ و شمع
باغ و بہار نشہ گل محفل زین رنگ و شمع
پہلو میں وہ شعلہ و ہوشیاری چنگ و شمع
ایک نو تیرہ سی ہر خلق پر سن رنگ و شمع
کیونکہ اس محفل میں ہر آئی ہوئے رنگ و شمع
بادتہ و سحر و رنگ و رنگ و شمع
میری عروسی کا باعث شبنم کی ہی چراغ و شمع

[illegible][illegible]

یار کس رخ سے آئینہ کو فروغ
عاشق بے قرار ہے دشوار
پانی ہے خشک حلق تشنہ جگر
دم کبھی بکھنے پہ کچھ نہ تھا گویا
نہ تاتھ اندون جہام کا شراب شتاق
نہ دل کو ذوق متاشی باغ صحر کا
دو ہفتہ مرنے نظر آئین ہزاروں اتون کو
گلی گلی ہی ہے خضر چشمہ حیوان
بوجھ مقنعہ سرہنگا انکا پیش نظر
ہمارے نامہ کو بخواندہ اُس نے چاک کیا
سناؤ شاہ شہیدی فراغ کا کوئی شعر

یاں نہیں ماہ و آفتاب میں فرق
وصل کے لطف اور عتاب میں فرق
نکرے جذب و شور آب میں فرق
کیا شہیدی میں اور جاب میں فرق
نہ کوش نغمہ و جنگ و رہا بک شتاق
نہ دید و سیر گل و ماہ بک شتاق
صبح نہوں کبھی تعبیر خواب شتاق
گلوئے خشک ہو قطرہ آب شتاق
ہوا ہوں جیسے رخ بے نقاب شتاق
ہر ایک حرف تھا ورنہ جوا بک شتاق
بہت دنوں سے ہر بندہ خواب شتاق

ردیف کاف عربی

دل پرستہ عشاق کا ہر مہمان چاک
ادھر ہر سو کم گل انکا زبے امن چاک
میں ہمارے افزون ہوئی ہر چہ جس

ہمیشہ دانہ بریان میں جیسے خدا چاک
ادھر ہر جوش جنون سے مرا گر بیا چاک
بیکل گل ہے گریبان نازنیان چاک

یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔

یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔

یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کا جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔

شاہد روی سے بیٹروم ہن میں دیکھا شائہ بھی نابلد اوس کے چکا ہر یہ بخیار جیسے نقشہ برین شرف کی مدہوتی ہے لہو نور میں پوشیدہ ہے حال خورشید آسمان پر مری آہوں پہ پریرے کو لے سوز محشر کو سمجھتے ہیں فسانہ اپنا اسی دوسط میں ہو ختم کتاب آداب نہ فقط شعلہ رخسار پہ اوں کو گر گھنڈ غیر سے پریش احوال رہے کی کب تک صید کر لیتے ہیں کیوں کر دل عاشق طفل ذوق پرواز ہو کیا طوطی خط کی مانند	اتقا کا مرے زبا د کمان کہتے ہیں زلف میں دلو خدا جاگو کہاں کہتے ہیں غینچہ لب جامی دہن سرفی پاں کہتے ہیں گو نہ ہم دیکھیں بری چوہو دیاں کہتے ہیں فیل پر صاحب قبال نشان کہتے ہیں نخست بیدار تجب خواب گراں کہتے ہیں ربضا موش مرے طرف بیان کہتے ہیں چشم بد کو وہ سچ دچ ہی دھواں کہتے ہیں ستوجہ ہوا ہر ہم ہی زبان کہتے ہیں تیر بن بھال کا بے جملہ کمان کہتے ہیں آشیان باغ میں ہم فصل خزان کہتے ہیں
--	---

اس غزل سبھی شہیدی کوئی نہ نصف ہوا آہ کیا بغض و حسد اہل جہان رہتے ہیں	اد کی تصویر شب و روز رہی سینہ میں بو حقیقت کی سنگھاوی چکر کیونکر نہ سچا رہ
---	---

دل میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ	بازار میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ بازار میں ہر لمحہ
---	--

دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے

دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے

دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے

دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے
دینا کیس میں ازین جان بڑھانے

[illegible]

۵۹
 دفعہ چوتھیں کی کتابت میں جو کتب خانہ
 صنیعی کی کتابت میں جو کتب خانہ
 علامہ کی کتابت میں جو کتب خانہ
 قاصد قراقرظ

کتابت از زبان کبریا کے لئے جو
سورہ زوری میں تبدیل ہے
بایں یہ ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یارب شتاب روز مرا آخر شام ہو
اُس طائر زبون کی افسوس زندگی
نیرم نشا طیارمین ہے اذن بارعام
ساقی بعد ز طوف عنایت ہو چو کبوتر
ہم رنہ خون میں ہے زخمی حلقہ کام
کیون اس قدر کلام قیدیاں کے درخشاں

اولہ
اے تر ہے کار خلق کسی دہ تمام ہو
جو المایق چین ہو مقرر اوں کا دام ہو
تا فرط رشک سے نہ کوئی شاد کام ہو
گر کہہ نہ بیشتر ہو برابر تو جام ہو
اہل روح میں فکر حال و طرم ہو
خاصیت زبان سگان الیام ہو

جب تک پہنچی نہی نہیں راہ اپنے گھر کی لی
عاشق کیسا ہو، اشدھیدی غلام ہو

سرو سے قد پہ اوکھا، ناچھو جاگڑا الی کو
 کاٹ کر صلیق مرشام فراغت بابائی
 دیکھے ہم مردہ دلون قیوح آب بقا
 بے خبر اپنے تعافیل کی اگر سچے قدر
 نہ میرے قتل میں بے غیر یہ بوجھ صلاح
 سہم کو دشت سولی شہر کرنی سیدی
 اپنے شہر کا سبب گرنے سمجھتا دشمن

اولہ
مستتر او اوس نے مصرعہ عرفانی کو
ہے جسے اک لفظ میں کاٹا شب تہائی کو
زندہ ساقی نے کیا رسم سیجائی کو
آزمین تو بھی کہے میری شکیبائی کو
واج نگاہ ہے مگر تری خود رانی کو
بھیر نظر دیکھی جو مجنون حرم سودائی کو
دوست کو واسطے کہتا دمی رسوائی کو

دیوان شمس

کے لئے وہ بے بس کی یاد رکھیں

این بیت که از شیخ کونین است
فغانه دویبر بر یگانین
عکس دو خنک درون سکه دویبر
فکر بهر بخت

این بیت که از شیخ کونین است
فغانه دویبر بر یگانین
عکس دو خنک درون سکه دویبر
فکر بهر بخت

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

اوس بری سے گو شہیدی کو پیر و صل
سانگ ہے زربفت کا دلق گد پر جاشینہ

روایت یاے تختانیہ

مقام حور کو فروس کے انار میں ہے
مراد کچھ ہر دو عالم اسی شکار میں ہے
ہنوز ماتم فرما دو کوسا میں ہے
ہزار شکار مرادل مرے کنار میں ہے
کہ جس سے وعدہ نہیں وہ ہی انتظار میں ہے
کھلی بہشت کی کھڑکی مرے فرار میں ہے
ہیں میں ایک کجیاں اوس کچر یار میں ہے
سزا دہ سر و گل اندام برگ و بار میں ہے
کہ آفتاب مری جس سے بنار میں ہے
کہی خزان میں ہر تہل کہی ہمار میں ہے
حد سے آگ لگی بچہ چن دین ہے
ہنو چھو طرف مرے عشق کے قار میں ہے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

دیوان شہیدی

میر ہشت برین شہد کے جلال
عبید شہد کی جوج ہی بنار میں ہے
چہن تو زکر تارے صفت کیا کیا
زار کو تار سے جان بفرار میں ہے
تبار بچہ دسا حد سے کیا شاہ ہو
دایت نہیں سہیلے کھلے ہو
چہن کے عشق جیو زار میں ہے
ہر اک شہد میں زلف چین میں جلا
رہی کے نام کا نازش ہو کب تک
نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خن مژدہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی جھب کہ یاد آں
کہانیوں میں جو میںے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و شوک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بچر میں اوس گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہاڑ داؤ دی تجھے

میں کی باتیں ہیں جن میں ہر ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک

شکل تو دکھلاؤ خدا اسبجے	بات نہ مجھے کر دو پرور سے
فوج نہ کر اور جس میں آرا سبجے	تیرے گلون کا میں شاخاں دہا
شیشہ سے شاہ بجا را سبجے	جب مری زندی جو کہ بچا دی نذر

خشن میں سب سے ہر شہیدی اور چن	
خلق کو آدھ گنوسا را سبجے	

دل افلاک ہی میں خاک نشین تیرا سبجے	تہنا نہ خوار اہل زمین تیری واسطے
کس کس کو تجھے لاگ نہیں تیرا سبجے	دن کو جلا سے ہر تو شب کے ستارے
عالم ہوا ہے ہر کس میں تیرا سبجے	لازم ہے یار تجھ کو مری کسی پر ہم
کیا نصیب تین نہ زمین ترے واسطے	دشمن کے طنز و دست پند تھان کچھ
دینا کی فکر نے غم دین تیری واسطے	ہوں جیتے جی غدا بجنم کا میں آہ
ہیں نامراد ایک ہیں تیری واسطے	سب طالب اپنے اپنے ہوں مطلوب سے ہم
لب پر ہے اپنی جان خیرین تیرا سبجے	یہا حرف شکوہ منہ سے نکالیں ہم اخیر
ہم ہر چکے ہیں مرگ فرین تیرا سبجے	پاس حیا لیے ہوئی بیٹھنا ہر گھر

مردہ سا فلان بچھو شہیدی خلق نہ کر	
مضطرب ہے یار پر وہ نشین تیری واسطے	

نور شاہ کی غزلیں اس شعر و خبر سے
 رنگ میں آشنائی ہو جی اچھا ہوا
 کام بڑا تھا سلیمان آخر اکلن کرے
 نعمت حق اپنی بدستی سے ہم پر ہم
 بادہ کھینچو ناخدا لازم ہیں ہر کس کو
 گلابان دین مقبرہ پر کیکہ کیکہ
 تقدیر میں ہے اپنے شائق غفور سے
 آتے ہیں اخبار کلام کر اور اسکے گھر
 کیا خبر ہو گا میرے تقدیر کردہ کلام
 جیہی سچا اور قصہ کر آئی ہو مگر اسے
 بہر خالی دیکھ کر اسے نہ بنیں اسے
 خست چہا سے اور چہا کر شبنم کو زینے
 ورنہ کسی کے ہی تو واقف نہیں رہے

میں کی باتیں ہیں جن میں ہر ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک
 بات کی بات ہے کہ وہ ایک

و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا عزت و منزلت
و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا عزت و منزلت

میرزا لون کے توشک سے خلیان کو ہرماں	کانون کے پروے نہیں اگر کاش باک
ای خدا میری پناہ ہے اس نیت مخور	ہی میں رک کر شہیدی ہو گیا تو بد مزاج
<p>عشق میں کتر ہنسے اور شیر دیا کیے تارونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ میں روئے والوں پر وہب عاشق گریا کی خوش ذوق ہے رو نیسے بانک و صلیک شہیں ہیں مگر بگڑا ہے اسکی نرم کا اکرم کو ہم عشق کو پردہ نشین کے عشق کا شہر ہوا اپنے روئے پر جو رحم آیا اسے ہم ادبی عشق میں تاثیر گر کہتا ہے کچھ ابر سعید اُن کے دیوانوں کو بھی کیا ضبط ہوا تھا روئے میں کل رات غفلت مستغرق ہو کچھ میں گریان نہیں ہو رہی اجاب</p>	<p>ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا ہر بریں برا کے میری خاک پر رویا یار کے پاؤں پر کہہ کر اپنا سر دیا وان گئے تھے آگے ہر دن آہو گھر دیا آنکھ پر رومال اکثر ہم جو دھرو دیا اوسکے دکھانے کو مل شہم تر دیا ہم حبث خون دل و جگر دیا دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر دیا یار اگر پھر گیا ہم بے خبر دیا حشر تک میں میں ب جن و بشر دیا</p>
دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں	

عشق میں کتر ہنسے اور شیر دیا کیے
تارونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ میں
روئے والوں پر وہب عاشق گریا کی خوش
ذوق ہے رو نیسے بانک و صلیک شہیں ہیں
مگر بگڑا ہے اسکی نرم کا اکرم کو ہم
عشق کو پردہ نشین کے عشق کا شہر ہوا
اپنے روئے پر جو رحم آیا اسے ہم ادبی
عشق میں تاثیر گر کہتا ہے کچھ ابر سعید
اُن کے دیوانوں کو بھی کیا ضبط ہوا تھا
روئے میں کل رات غفلت مستغرق ہو
کچھ میں گریان نہیں ہو رہی اجاب

ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا
مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا
ہر بریں برا کے میری خاک پر رویا
یار کے پاؤں پر کہہ کر اپنا سر دیا
وان گئے تھے آگے ہر دن آہو گھر دیا
آنکھ پر رومال اکثر ہم جو دھرو دیا
اوسکے دکھانے کو مل شہم تر دیا
ہم حبث خون دل و جگر دیا
دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر دیا
یار اگر پھر گیا ہم بے خبر دیا
حشر تک میں میں ب جن و بشر دیا

دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں
دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں
دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں
دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں

۱۷
ارادہ کی پیروی تیرے مخلص کی شہادت
میں ہے تو تمام عداوتیں اور کینوں کو
ختم کر دیتا ہے۔ اس لیے مسلمانان
کائنات کے لیے یہ باتیں کافی ضروری ہیں کہ
وہ

نہ ہوتا ہے کہ جو زبان سے نکلتا ہے وہ بالکل سچا ہے۔

<p> قتل میں کیا حصہ ہوا بلا نہ کرینگے ناخن گہرے دیر لگے ہر شاہانہ کریں گے </p>	<p> غنیمت کی جوڑی سے خوش اسلوبیہ میں ہوں بقیہ نہیں بچہ بکھتری رانوں کی چلکی </p>
---	---

بکھنے پہ شہید دی کے بڑا مانیو موت جان
میں عاشق صادق کبھی ایسا نہ کریں گے

سپیدی چشم کی زبانی مولود ابرو زردان سے
سکامین نے کہا بغیر کسی سہکریلیاں
رہو گا زندہ جاوید نور خالق کی دولت
پہنشی و دیون کے لئے ہی اعطاف کرتا ہے
میری گھر کے لیون دامن کشان وہ گل گزرتا
کہاں ہے نافرمانی کہ اگر ان کے بدلے
تیرے سودا میںون کو جہد زلفت پرستی ہو
ہو کے دوش پر جاتا ہے جب تو بیگ لیتا
بچے سر دسی اس مثل مثل کے کیون تو
نہید وی کی کٹا سطح زنجیروں کو ہنگام
عناوین کے چودہ نشان سے آ رہے نیچے

خبر پڑھنے کو ہر
 سید روزی میری زبانی ہوگی
 ایک شیخ روزی کو پیر شیخ غزالان سے
 ہماری اور غندی راج کا ہے سنا جینین
 دینی جیتے ہی سکین جینین دونوں کو راج
 بڑا ملن کہیں شاید تری وقت میں ہاں
 ہوا ہے عید کا ملنا میری جگان کو گراں سے
 ہنسیندی

مقام عاشق و معشوق
 ای کو کینے عین جبار و دان ثابت از قرآن سے
 بہتے دو نہ کر و جو جاکے این نقصان جو بری کلاں
 نیکش ای اعلیٰ فوٹش فیر یکا اعلیٰ خندان
 جلیا شمع نہ اس ارم میں فوٹش کو کلاں
 نہ راہی جی خفاں عاتق
 پر مرزا

[illegible]

بازو خانستان میں کچھ شہسوار
نہ دیکھیں نہ مری ہوئی حائل کشای
سایہ چاہے چاروں طرف غلام نہ ہو
میرزا شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی

بازو خانستان میں کچھ شہسوار
نہ دیکھیں نہ مری ہوئی حائل کشای
سایہ چاہے چاروں طرف غلام نہ ہو
میرزا شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی

ایک دل نکال چنب ارمان شبصال ایک کنگشنگی تھی اسے دلیم انقباض میں ایک عشقون میں ہوا میرا نش شیرین زبان راتے میں میں اور پی و	ہنگام صبح تک تجھے مہلت اہل ہے پھر کیا مشاہد مری دوسو کنول پر دستی چڑھیں کو کہن اہل جیل ہے خشب شکر لبوں کو ہماری منزل ہے
---	--

رہتے ہیں آپل میں شہسوار کی کے راتوں پر اجتاب کیوں تہیں اسکی بغل سے ہے
--

شہید کر مجھے دینا ہے گرد و خالی نہ جای وار ترا ترک جنگ جہ خالی لگا کے اوک ہی میں کیا سب و خالی نہ پھیرتا تجھے اسے سوزن رف و خالی ہنیں شمار عبادات میں وضو خالی اب اسکو خواہ بھرا جان او کو تو خالی	ولہ
---	-----

بڑا ہوسد تھی کا کھال کے او پر کھڑے تھے آج شہسوار کی لیر سب و خالی
--

زعمی کی کریم جو چھاتی ہوئی غافل تھوڑی آرام دل گراو پر کے بدن میں ہمد	ولہ
---	-----

میرزا شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی

بازو خانستان میں کچھ شہسوار
نہ دیکھیں نہ مری ہوئی حائل کشای
سایہ چاہے چاروں طرف غلام نہ ہو
میرزا شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی

بازو خانستان میں کچھ شہسوار
نہ دیکھیں نہ مری ہوئی حائل کشای
سایہ چاہے چاروں طرف غلام نہ ہو
میرزا شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی
بہار میں شہسوار کی کھنکھائی

دوستی کے لئے ہر شے قربانی
وہ جو دلی ہون پہنچا دیکھو یہاں
ازل سے نرم جاناں میں استادین ہر
موتوں گریہ ہر کل صفت نعلین میں ہر
دلائی یاد کیوں اس کی نہ اٹھتے بیٹھے ہکو
غنیبت ہر کہ او کو سکودور میں دیکھتا ہوں
اکیلا اسکو گریاؤں میں حال لی اپنا
ہمارے گرد سرشار لئے تاثیر بھی کی

سیر کیا جوان ہلاک ہوا کس کا
یہاں تک سر پہر او کس کہ اپنی عقل کہ بیٹھے
نہ انکار منہ سٹکلا ایک دن اس کہو بیٹھے
دبا کر گوشہ مسند تراخیر آج گو بیٹھے
اٹھو کیا کیا نہ ہم پر انکس کہو رو بیٹھے
نصیب یہ اکہاں میں گہر میں ہا کر با بیٹھے
وہاں رہتے ہیں ہمراہ تو ہمیشہ ایک رو بیٹھے
کہ اس جان جہاں چھوڑی ہم تارہ دھو بیٹھے

نوجوان گریہ جہاں ہوا کس کا
یہاں تک سر پہر او کس کہ اپنی عقل کہ بیٹھے
نہ انکار منہ سٹکلا ایک دن اس کہو بیٹھے
دبا کر گوشہ مسند تراخیر آج گو بیٹھے
اٹھو کیا کیا نہ ہم پر انکس کہو رو بیٹھے
نصیب یہ اکہاں میں گہر میں ہا کر با بیٹھے
وہاں رہتے ہیں ہمراہ تو ہمیشہ ایک رو بیٹھے
کہ اس جان جہاں چھوڑی ہم تارہ دھو بیٹھے

دلہ
یہاں تک سر پہر او کس کہ اپنی عقل کہ بیٹھے
نہ انکار منہ سٹکلا ایک دن اس کہو بیٹھے
دبا کر گوشہ مسند تراخیر آج گو بیٹھے
اٹھو کیا کیا نہ ہم پر انکس کہو رو بیٹھے
نصیب یہ اکہاں میں گہر میں ہا کر با بیٹھے
وہاں رہتے ہیں ہمراہ تو ہمیشہ ایک رو بیٹھے
کہ اس جان جہاں چھوڑی ہم تارہ دھو بیٹھے

ملنے کے لئے ہر شے قربانی
نہیں کہہ دل کو تارے میں ہم لاکے کھو بیٹھے

عاشق کی تجھے طبعیت نہیں پرتی
وہ کوئی شب ہی کہ تصور میں رہے یاد
سننے میں ہر اکرتے ہو تم اتوں کو گھر گھر
یا قوتی لب میں جو ہماری یہ اثر ہے
ای شہ نہ ہر کجا جھے جل راہ لے اپنی
محفل میں نہ گل جیسے ہر ہر قطر دیکھا کہ

دلہ
گر جو رات آئے تو نیت نہیں پرتی
آکھ ہوں تلے اک جانسی صورت نہ پرتی
افس ہماری کہی قسمت نہیں پرتی
مے پینے سے منہ کی مری رگت نہیں پرتی
اب پیر معاف سے مری جیت نہیں پرتی
اس لطف سے گلزار میں گہرت نہیں پرتی

دلہ
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی
نہ عشق میں ہوں کچھ نہیں پرتی

دلیان شہین

شاید چون بدین چایا عارض نشان
سین بسین چپین طالب ایمان
نسل گل بسین چپین چو پادشاه
کسی یار دانی در بختیاری جان
چو زاریا بسین سیدی کس در نیاب
چو زاریا بسین سیدی کس در نیاب

شکر کے دن ہی پرین کن ہنس شکران
کوہ آتش جو رنگ میں جنوں شمع سر
ہر قدم ٹھوکر ہر سنگ لعل راہ عشق میں

یار کے کوچے میں چلتے ہیں تہیدی کس دوش
فصل گل صحن چین میں مرغ بے پر کیا چلے

بیش ہر برگ طرب مور کو بی یان ہے	ولہ	عیش جنت میں سو خر ہو سلیمان ہے
ای پری توجہ ہر آن درون گریزان ہے		ناز کیا کیا نہیں کرتے ہیں پری آن
فصل شست فقط تنگ ہر زندان ہے		ناز کیا کیا نہیں کرتے ہیں بیابان ہے
فردا دشت ہو گمان کرتے ہیں بھینس نیا		رم نہیں کرتے ہیں صحرا میں نزالان ہے
ای خدا کر کے مین قتل میں دفن کریں		تاقیامت نہ چھٹے کو چہ جنان ہے
آئین اور ہم میں رہا رطلیر و گمان		گاہ آغوش میں اور گاہ گریزان ہے
رو برو ماہ کے ہی کاش کتان پوچھنا میر		چاک ب ہو نہیں سکتا ہے گریبان ہے
حسکدو ناخستہ احوال قسمت کی کرتا		شکے دا غط نے بیان شب بجران ہے
باپ کے ملک میں دعویٰ اسی خیزد کو ہے		کہہ گیا روز لڑکان میں رضوان ہے
اس ہر سولطاف میں پر کیا کر جنان		سامنے چشمے رہا ہر وہ بہان ہے

چو درون کا چاند نکلا پہلی گھر چاند ہے
چو درون کا چاند نکلا پہلی گھر چاند ہے
چو درون کا چاند نکلا پہلی گھر چاند ہے
چو درون کا چاند نکلا پہلی گھر چاند ہے

دولت شہیدی
دولت شہیدی
دولت شہیدی
دولت شہیدی

دولت شہیدی
دولت شہیدی
دولت شہیدی
دولت شہیدی

نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے
 نہ نہیں کہل کر رہی تھیں کہ ان لوگوں سے

<p>تاب نظارہ غوریش نہین ہنم کو اور خافل موسیٰ سن سکے ہمارا حوال روشنی کو تری جہان سوختہ کہ شہد پر اپنے کشوین نہین پر ہناتق ہرگز احتیاط میں قیہ ہی کیا قتل کے بعد پہلے آئینہ خسار کو پر دہی نکال دیکھ کر سرور کی صورت دیکھی عمر نے سے حق نے یہ سن دیا ہو کہ جہان ہو کافر شمع خانوس نے کہ ماہنیں محفل میں قیام شمع مردہ کو جو محفل سے نکلتے دیکھا ایک دور دورے گھر میں رہے ہے پر لایاب عیش کو نہیں کے دینی پڑیں محشر میں ناکہ کیوں کہ نہ بچیم کہیں انکھوں دکھلاو</p>	<p>چشم گم وقت تماشا زری حیرانوں سے او کو نیند آگئی عشاق کے افانوں سے شعلیں آئین شب تیرہ بیابانوں سے ہر مگر رابطہ تھوں کو گریبانوں سے جمع خاطر نہین تاحال پریشانوں سے پردہ منظور ہوا اگر بچے حیرانوں سے اس گنگار کے کیوں ہاٹھ کر شا لوان بے سبب ضد نہین اس ت کو مسلمانوں سے پٹائی زہم جگر سوختہ پرانوں سے بوسے بدائی جھجے عیش کے سامانوں سے شہر کی سیر کو جب آگئی دیرانوں سے اگر ہوا اعلیٰ کی پریش سر دیوانوں سے اسے باد نہین سوار سناکانوں سے</p>
--	---

<p>تیرے فرقہ کے پہنچا یا ہر شہیداری ہاتھ سے یار بے عیب کو پردہ نہین عریانوں سے</p>

سب دے اس کا بیڑا لے کر سے نیہین
 شعلیں آئین شب تیرہ بیابانوں سے
 خوش فگار سے ہر جا میں ڈال انوں سے
 جھجے کا بیڑا دل سوختہ پرانوں سے
 اشتیاقی شہر تازہ رہے بیگانوں سے
 ناب کے خون مان کے ہوں سے ہر گز
 اب بیکار اندیا ہو بیابانوں سے
 آفتاب سحر و ماہ فب پریش ہوا
 سر لکنا ترس جھوٹے کہ بیابانوں سے
 غل جہان سے نہیں عاشق ہر گز
 عازم کجیہ میل ہو بیابانوں سے
 نیچان ترس کوئی غلطی جہان میں
 وقت رخصت کے نہ آئے ہو جہان میں
 نکل انداز خیالی میں کین ہم ہون
 سینیں از مشعر ہر آہستہ محض انوں سے
 چمکے بچ نہین کہ عقل سبب کی کم
 حجت ال دلائل بہت آراہین نادرانوں سے
 وکم
 گورہ میں ہوں دندہ ہر گز
 کوہ دہ کی ہر نہان کسب ہر جا درسا
 کئی دوران سے کب ہواں چہرہ کا
 کیا نظر آج سے لگامیں پڑے سے

افسوس کہ یہ سب ہی تو ہی نہیں ہوتے
 ہر آدمی کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے
 جس میں وہ اپنے تمام غم و غصہ کو بھول جاتا ہے
 اور اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے
 اور وہ اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے

اگر گزرتے خون اپنا ہم تری زخمین بنا دہو بہ ہون پہرے سے صحت مشکا جوشی اگر سنی ہر تھنے زحیر شہد کمان گوگرد کی عمر ہر کا خواب ہو یا یہ نصیب تو پا شمع روشن ہے ہوا قوت کو فنا ہو سین اوسکی مڑکمان کو گر کچھ ہی نہیں میر خیال سر مر سے سنگ فیاں بریا کی تیغ نکلا د ایک گل اس شام نازک کہ ہوا بار گراں بشتہ بلک عشق کا کچھ کم نہیں جبریل سے	خیر یہ گدنی تھی شمشیر ستر کے تلے اسے جنوں مجھ کو بٹھایا تھا ستر کے تلے آتشیں ہل سے ہمارا ویلہ تر کے تلے گر کہیں سویا ہوں کھڑے تھیں کھڑے یوں دو عارض میں عیاں لیت ستر کے تلے کب ہو ہر دم گر گمان لاکھ شتر کے تلے خط سے وہ آئینہ خسار جو ہر کے تلے مفر خرابا نا ہے اوس کا ہاتھ ساو کر تلے مثل سایہ کے دو عالم ہے مری پر کر تلے
---	--

اگر شہید می شرط ضبط نفس ہے خواص کو
 زندگی میں دم نہ مارا اس بھر اخضر کے تلے

دلجوئی عشاق سے دوست نہیں ملتی آسان ہے دیان مجھ میں نہ کہ کوٹھا دیتا ہے اگر زمر مارا سے شکر آسین ہر شکل مری فیس کے نقشہ سی مشابہ	دلہ یا مارا سے اپنے تہین خست نہیں ملتی صورت سے پر اوسکی مری مست نہیں ملتی بے زہر شکر میں مجھے لذت نہیں ملتی بلی کی پر اس شوخ سے گرت نہیں ملتی
--	--

دلہ
 ہر آدمی کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے
 جس میں وہ اپنے تمام غم و غصہ کو بھول جاتا ہے
 اور اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے
 اور وہ اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے

دلوان شہیدی

غم و غصہ کے تلے
 ہر آدمی کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے
 جس میں وہ اپنے تمام غم و غصہ کو بھول جاتا ہے
 اور اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے
 اور وہ اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے

زمر
 ہر آدمی کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے
 جس میں وہ اپنے تمام غم و غصہ کو بھول جاتا ہے
 اور اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے
 اور وہ اپنے دل سے ہر بات کو نکال دیتا ہے
 اور پھر وہ اپنے دل کو دوبارہ بند کر دیتا ہے
 اور اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے

بہارِ حیات و شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی

نیت ہون ہم بھریں لہریں کی کھیل پیرنگہ میں سو تغافل ہون نہان سایہ کو افتادگی میں بکشت ہے لاشہ مجنون کے گرد آکے غزال نہرا نگھون کی بریان ہو او نسخہ صحت مرا کہتا ہے صداد داسن قاتل پہ دوڑاتا ہون ہاتھ عشق نے یوں عقل کو گھیرا میا رکھیں کس کس پریش پر رحم مگر گرم رفتار ہی میری ہے یقین میری گردش کا اثر ہے آسمان عاشقوں کا دین و ایمان شکوہ آہ آتش و دوزخ بھی افسردہ ہے کر کے تو بربائی بن مانگے شراب کوہ پر الماس کے ہر راہ عشق	گرچہ اہون خانہ خسار سے سادگی نازان ہے اُس عیار سے میرے ویران خانہ کی دیوار سے سہ رنگون بیٹھے تھے ماتم دار سے کیا چپیا تا میں گز کہ منجوار سے گلر خون کے نرگس بیار سے شوق ہے کیا زخم دامن دار سے مست چپے جس طرح ہیشار سے سینہ رگڑیں تختہ زنگار سے دشت میں شعلہ آتشیں ہزار سے ہو نمود وائرہ پر کار سے ہیں وہ فارغ مسجہ و نزار سے میرے دل کی آتشیں گزار سے ہے دعا مقبول استغفار سے تجھ کو چاہت سینہ انگار سے
---	---

بہارِ حیات و شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی

دل کو تیرے چاروں طرف سے
کھسکے سلاخان نے نسبت نہاں سے
نسبت آئینہ ہے دیوار سے
دخ خون نادان نے دیوار سے
چپ چپ سے سرخ لب بنو خاد سے
دلف کہ سہیا شب قدر انبیا دل
دلف کے رخ سے لہو انوار سے

بہارِ حیات و شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی
چند روز بعد از شادی

کجیا گندہ پندہ پندہ پندہ
 شکلات خاتک خاتک خاتک
 ریزہ شکر پتری ریزہ شکر
 گرسب سے ریزہ دل پنا کوں
 سہل کانی پوسہ کس کوں
 چان دکا میں سے اب کس کوں
 کس سے طرز نام کس کوں
 بچوں سے نام کس کوں
 اس سے نام کس کوں
 راز کس کوں
 سہل کانی پوسہ کس کوں
 چان دکا میں سے اب کس کوں
 کس سے طرز نام کس کوں
 بچوں سے نام کس کوں
 اس سے نام کس کوں
 راز کس کوں

میرزا پندہ

کجیا گندہ پندہ پندہ پندہ
 شکلات خاتک خاتک خاتک
 ریزہ شکر پتری ریزہ شکر
 گرسب سے ریزہ دل پنا کوں
 سہل کانی پوسہ کس کوں
 چان دکا میں سے اب کس کوں
 کس سے طرز نام کس کوں
 بچوں سے نام کس کوں
 اس سے نام کس کوں
 راز کس کوں

عشق زنگ میر کے گوارے کے مے کے بندے میر کے ہفتارے طول شب کا پر چھبے پیارے سچ شل ہے بیوت بجا گوارے رات بھر بھرتے ہیں جو کیدارے میر احتیاجی روزن دیوارے حب کو بیماری اس آزارے	اک کل رعا سے فردوس حجیم خند سے و اعظ غلہ میں مہ جانیگ دل ہی جانے ہے درازی مہ کی جوتان کھاکرتہ بھیر آیا رقیب سیکڑوں بے خاتمان لکھ کر کے کڑ خط کا لا اوس نے کھیک کا ضرور نرگس بیار اور آزار خشن
--	---

اسے شہید کی عاشقانہ لکھ غزل
 فائدہ اس وضع کی گفت رے

دن میں سو آسکتے ہیں بازار سے دوستی بھگتو ہے اپنے پیار سے منفعل ہوں حسرت دیوار سے ہشتنا ہو پریش پیار سے پردہ اجازت مانگا کر اظہار سے ہم نادان نرخی نگار سے	مدعا کو کام دل ہے پیار سے با وفا ہوں وصال کا طالب ہوں کیا عالم رویا میں اوس کو دیکھ کر کاش وہ یگانہ خوہر ثواب بات کی اوس نے بنی تھی ہمیں مے کے پینے کی وہ کھا بیٹھا قشر
--	--

کجیا گندہ پندہ پندہ پندہ
 شکلات خاتک خاتک خاتک
 ریزہ شکر پتری ریزہ شکر
 گرسب سے ریزہ دل پنا کوں
 سہل کانی پوسہ کس کوں
 چان دکا میں سے اب کس کوں
 کس سے طرز نام کس کوں
 بچوں سے نام کس کوں
 اس سے نام کس کوں
 راز کس کوں

چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں چکیر روز شتر تک نامہم میگا کوہ طور اہلین ہرجا تاپت پردہ سیکڑن اشراک جیسے ہوتا ہی ہوت درکا تیر انداز کو تاگی زخونگی بیان گل خند گل ان جناح نار کب شل جس تہا دہن ہو ہو سکے قتل کر دشمن کو غافلکی خصوصیت ہر کیا	عزم کمان شیشا ہر چکا جو صبر جہان در کوہ ہر سنگ اوس شعلہ کو ہر پر آستان در کا ہر اوس کے کو چیرین رخو گرگی دکان در کا ہر نار کر تے وقت محکا آسمان در کا ہر مشک محکا اور اوسکو زخون مر کا ہر حال دل کہنے کو دیر سے زبان در کا ہر گر تھے توار ہی کا امتحان در کا ہر
---	---

نخل نام کی نہیں پردہ ہماری قبر کو یرت نون کو شہید کی کیا نشان در کا ہر

شاہل میں شیکہ لگی ہنر بوی نہیں گئی ہر دشمن سر کا فوسکی شوق نگر نہ نہی کا بلا کو اوسکی خبر ہر کہیں کہیں کو مشوق کیا شوق لڑوہ کو بایں ریاضی شوق پر مطلب کی چوکر ک تیرین ہر چکر نہیں گریں حال کو آگوا لگی ہو پاک جی ہاں روشن شمع پناہ کی زیر دھن	ابھی ہم خدا پر غیظ نہیں جوہی نہیں گئی ہر گمان ہو کر تلو تلو ہی کا سورہ بر ہی نہیں گئی ہر ہنر کا نون میں آتی کر گنگو ہی نہیں گئی ہر برائیں کیا نون بچوں دہن نون ہی نہیں گئی ہر کھلے کھلے ہو پنے پنے کی کنا جوہی نہیں گئی ہر حرم عزت کر تار فزون شمال قوجی نہیں گئی ہر
--	---

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

دولان شہیدی

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

شمع کا شعلہ ہر رخ قد شمع سا بھر کا دھلا
جلود دکھلا کر نکال لی دل عاشق کے خلا
زود ہو کہی زبان پر یا مجسم ہو گئی
شمع کہ تیری قد کو گلہ لائے بزم میں
رنا جب تک ہوتی تھی تیرا ہونٹ لہجہ
تشتہ سجھا گلہ کو اور زنا جانا رشتہ کو
شہ سو روٹ ہوئی ظلمت میں اہ عشق طے
ملکے دشمن دوست کو دشمن بنا و دشمن کو
آکے تیرے روبرو کرشن کو لازم نفع حال
رو رو روشن ہو کر اسکندری آئینہ میں
شمع و جویں دین پر تجھے دیکھے کہے
ای پری بیکار ہو فائوس تیری بزم میں

تجھ پر سویم برن بھتی ہر روشن شمع کی
لو نہ سمجھو اسکو ہر زریہ ہون شمع کی
ما تم پر دانہ میں آوار شیون شمع کی
گل سے دی تشبیہ ہر شمع کی شمع کی
زیر گانی شمع کو ہوتی ہے شمع شمع کی
وضع تیری ہی نظر آئی بہمن شمع کی
جادہ روشن ہے منج نعل قوس شمع کی
دوست ہر دشمن تو دشمن ہوا دشمن شمع کی
و مہم پیچھے تری نعل میں گردن شمع کی
بزم آہن میں بنے قندیل آہن شمع کی
کس نے روشن در میں بالا تو شمع کی
حفظ کو بنی ہے سوج باد جوش شمع کی

دل میں بھر کے مجھ پر کی تش نہیں پروا سے یا
کب تک محتاج اور شہید کی بزم گلشن شمع کی

جلا سے ہر وہ مرے خط کو بھرا کر پرے ولہ نہ بد گمان ہو کہیں کوئی تار کر پرے

کس کی شمع کا سامان ہو چھوٹا
میں نے دیکھا اس کا حال
کس کی شمع کا سامان ہو چھوٹا
میں نے دیکھا اس کا حال
کس کی شمع کا سامان ہو چھوٹا
میں نے دیکھا اس کا حال

چارون ایک میں ہیں سو نے چھوٹی چوٹی
نہن دن قہر میں ہیں سو نے چھوٹی چوٹی
چارون ایک میں ہیں سو نے چھوٹی چوٹی
نہن دن قہر میں ہیں سو نے چھوٹی چوٹی

ای تعریف میں شاکر ان ہر دوستان باقم
کہا کہ کہنے والے نے کہ غفلت نہ ہوں
قیامت تک ہم اسکی فکر روشن نہ ہوں
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی شمع کی

اے شمع کی شمع کی شمع کی
اے شمع کی شمع کی شمع کی
اے شمع کی شمع کی شمع کی
اے شمع کی شمع کی شمع کی

غزل
 کیست که این آه وصال آید
 ز فراق من و تو
 غزل
 کیست که این آه وصال آید
 ز فراق من و تو

اے افسانہ نویس! تم نے ہم پر ہی نثر توں کی
اگر عاشق ہو المیہ ہو محبت ہو دیا ہو کج

七

شیرازہ خاطر پریشان
 باغیش و نشاط تا قیامت
 واپس رہے تنگدست دمانی
 غم کھانے کو ایک ہم مین کیا کم
 تم خوش رہو ہم موری بلا سے
 یاں جب نہیں نہ خیریت ہے
 راتوں میں گنا کیا ہوں تارے
 دن کو مجھے کار و بار غم ہے
 رہ رہی دلین آسے قربانے
 کیا تھا اور آہ ہو گیا کیا
 کی خلق پر میرے بیخ رانی
 یاروندے ہر شکست ہا ہی

سرو فترہ شیعہ کی نشان
 اللہ رکھے بچے سلامت
 گنگا جنامین تا ہے پانی
 تازہ ریت ہو نہدین کوئی غم
 اپنی ہے ہی دعا خدا سے
 مطلوب ہو تماری غافیت ہے
 جہن سے آؤ ہر کو تم سدا رہے
 جہنم سے جو شب شمار غم ہے
 جی نکلا ہی تن سے جای پر مائے
 اکبار نصیب سو گیا کپ
 اکب سفر کی تم نے مٹائی
 یاشب مجھے صبح دیکشت تھی

وہل اوس کا حال اگر شہسپیدی
مکون کرے حق حال اپنا
اچھٹے سو دن سے ہم پر ہے بین
جیشوں کو نیراز اسے جو بین اس
فخا ہر بین زمین ہے کو بین اس
پر جوت حق سے فکر ہے پاس
ہاں کھانے پر وہ آئے
لاہلے

قدرت جو دکھانے پر
 نام بن بھین مجھے لالہ
 ہے جی اہون میں ہے صبر
 کا وہ پری جو میں ہے
 میں نے اس کو اپنے
 دل میں لے لیا ہے
 میں نے اس کو اپنے
 دل میں لے لیا ہے

سوز غم تپ سوز ہون بیان میں
 رگ رگ میں ہوا ہے دخل تم
 ہر صبح فساد چشم کی موج
 ہر روز ہن کر ملا کے آفت
 ہے نعرہ ٹاٹے دوست ہر دم
 تسکین کو جو تم نے خطا کھا تھا
 یاد اس سے بڑھی مجھے تمہاری
 چاہت بھرے وہ حروف کیر
 رور و کے پڑھا تمام میں نے
 پھر دیدہ تبر پر اپنے رکھا
 آنکھوں کو مری تھا نور حاصل
 بندہ کو جو بے وفا رکھا ہے
 کیا اپنی سی میری چاہ جانی
 ہم محبت میں جی کو یوں گواہین
 مظلوم نہیں وہاں خیالی فوس

جلنے میں علم ہون شمع سان میں
 سر تا بقدم ہون نخل نام
 ہر شام ہے مجھ کو شام کی فوج
 ہر رات ہے مجھ کو قتل کی رات
 سوال ہوا مجھے محرم
 شوق اپنے اہر منظر لکھا ہوا
 دہنی ہوئی دہنی بے قواری
 فتر ہو چہرے مرے جگر پر
 حل کو لیا تھا م تھا م میں نے
 بچا پاس جگر پر اپنے رکھا
 سنیہ کو ہوا سرد حاصل
 حیران ہوں یہ تم نے کیا کھا
 السد ری تمہاری بدگمانی
 تو بھی نہیں کچھ تمہارے بھانویں
 کس سے کہیں آہ حال فوس

میں نے اپنے دل میں
 سوز غم تپ سوز ہون بیان میں
 رگ رگ میں ہوا ہے دخل تم
 ہر صبح فساد چشم کی موج
 ہر روز ہن کر ملا کے آفت
 ہے نعرہ ٹاٹے دوست ہر دم
 تسکین کو جو تم نے خطا کھا تھا
 یاد اس سے بڑھی مجھے تمہاری
 چاہت بھرے وہ حروف کیر
 رور و کے پڑھا تمام میں نے
 پھر دیدہ تبر پر اپنے رکھا
 آنکھوں کو مری تھا نور حاصل
 بندہ کو جو بے وفا رکھا ہے
 کیا اپنی سی میری چاہ جانی
 ہم محبت میں جی کو یوں گواہین
 مظلوم نہیں وہاں خیالی فوس

میں نے اپنے دل میں
 سوز غم تپ سوز ہون بیان میں
 رگ رگ میں ہوا ہے دخل تم
 ہر صبح فساد چشم کی موج
 ہر روز ہن کر ملا کے آفت
 ہے نعرہ ٹاٹے دوست ہر دم
 تسکین کو جو تم نے خطا کھا تھا
 یاد اس سے بڑھی مجھے تمہاری
 چاہت بھرے وہ حروف کیر
 رور و کے پڑھا تمام میں نے
 پھر دیدہ تبر پر اپنے رکھا
 آنکھوں کو مری تھا نور حاصل
 بندہ کو جو بے وفا رکھا ہے
 کیا اپنی سی میری چاہ جانی
 ہم محبت میں جی کو یوں گواہین
 مظلوم نہیں وہاں خیالی فوس

میں نے اپنے دل میں
 سوز غم تپ سوز ہون بیان میں
 رگ رگ میں ہوا ہے دخل تم
 ہر صبح فساد چشم کی موج
 ہر روز ہن کر ملا کے آفت
 ہے نعرہ ٹاٹے دوست ہر دم
 تسکین کو جو تم نے خطا کھا تھا
 یاد اس سے بڑھی مجھے تمہاری
 چاہت بھرے وہ حروف کیر
 رور و کے پڑھا تمام میں نے
 پھر دیدہ تبر پر اپنے رکھا
 آنکھوں کو مری تھا نور حاصل
 بندہ کو جو بے وفا رکھا ہے
 کیا اپنی سی میری چاہ جانی
 ہم محبت میں جی کو یوں گواہین
 مظلوم نہیں وہاں خیالی فوس

میں نے اپنے دل میں
 سوز غم تپ سوز ہون بیان میں
 رگ رگ میں ہوا ہے دخل تم
 ہر صبح فساد چشم کی موج
 ہر روز ہن کر ملا کے آفت
 ہے نعرہ ٹاٹے دوست ہر دم
 تسکین کو جو تم نے خطا کھا تھا
 یاد اس سے بڑھی مجھے تمہاری
 چاہت بھرے وہ حروف کیر
 رور و کے پڑھا تمام میں نے
 پھر دیدہ تبر پر اپنے رکھا
 آنکھوں کو مری تھا نور حاصل
 بندہ کو جو بے وفا رکھا ہے
 کیا اپنی سی میری چاہ جانی
 ہم محبت میں جی کو یوں گواہین
 مظلوم نہیں وہاں خیالی فوس

[illegible]

کرب و دل میں ہستی ہی کی شریک ہو
 دل سے کھلے بھلاؤں کا محبت اون کی
 صورت ایک ایک کی جب یاد آئے وہی
 آہ و زاری کہ کرب و غصہ ہر گاہ
 کہ گاہے سر پہاؤں کا سر پہاؤں
 خون دلوں کی وہ نہ ترس نہ ہلا
 ہو پیران کہ گاہے نہ ترس نہ ہلا
 یاد جب آوے گا چاند سا مہر
 ہونے کو نہ ہو مری صورت ہوں
 دیدہ و نہاد نہ ہو مری صورت ہوں
 ہفتون

کہ رسول آپ نے خبر کئی دو دھار سے لیئے	
دکھا نے ہر تھا وہ تیغ زبان کے کچھ جوہر	کہ اک حریف نو در جھٹ ہوا کہ
کھام کرنے میں سمجھا جو سوطح کا شہر	تو کیا کہوں کہ وہ منہ سے تو کچھ بولا
نگاہ میں بولین کہ کہتے ہو کیا اعتبار لئیے	
یہی مطیع شہیدی کہ ایک مدت خلق	وہ لے ہماری اگر آئے دیگر نشان و کون خلق
رنا وہ سب سر کر سے کج اپنی عزت خلق	لسان گوہر دریا ہوئے ہیں جرات خلق
سکن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لیئے	
خمسہ بر غل جرات	
یا وجہ ہم مجھے یہ عیش کی صحبت ہوگی	آہ و نالہ سے نہ اک فور فرغت ہوگی
زیست و شوار ہے جب دلمکو ادیت ہوگی	کل وہ گھر جائے گا تو سخت بیتا ہوگی
جان رخصت مرے تن سودم رخصت ہوگی	
کیا کہوں آدھو احوال مرا کل ہوگا	عشرت و عیش کا دروازہ مقفل ہوگا
اپنے عہد سے ہر اک عضو معطل ہوگا	جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا
پھر مری چشم میں کیا خاک نصارت ہوگی	
مقرر ہی ہوگی چشمہ سیاب کی شکل	موج غم میں پھنسے گا پر تو نہ تاب کی شکل

عارف موفان بہون کا
 سزا کہ جیسے یہ ملاؤں کا الم کے
 خاک اور مادن کا بہت بخت و زخم کے
 طہر نہیں دیکھوں گا نہ جب اس کا تو غم نہ ہوں
 آہ مہمادی دلی شاد ہوگی
 یہ شاعر کا دل چھٹا ہے اسے کا یاد
 مہم سے ہوگی جلی جی صاحب اسے کیا یاد

[illegible][illegible]

دیوان شمس

کہ ہے نہ جیسے یہ طوالتی نہیں
 اگر جی ہو جاؤ گھر میں نہ رہی
 ترے لیے جو کوی نہیں کرتا ہے
 کہ خلق شک سے جی کا زبان کرتا ہے
 تپ فراغ سے جی کا رسی جو مرنے ہے
 جلایا چاہیے چاکر اسی کو مرنے
 بیچی میں کیا تر توند کر نہ رہی
 سائین دل میں نہائی گویاں تو کہیں
 کہین فنا جا کر بوسہ نہان تو کہیں
 لہو کی شطرت گھر گھر کان نہ
 جو آسے دے

نشد بادہ سے کھل شجہ صاحب لکھا یاد	بستر حبش پہ مل شجہ صاحب کو لکھا یاد
بھرتو ٹھٹھنے کی ذرا محرمین مٹاقت ہوگی	
میرے گھر کے آسے شکسویاری بکا	تھیر رہتے ہیں ایس دیوار پہے مشیاری
چکر چکے مری کرتے تھے وہ خاطر داری	جیکہ آواز سنون گمانہ وہ پاری پاری
دل یہ چلائے گا برین کہ اک آفت ہوگی	
گھر میں ان شک کار کا رہ گئی شہر میں کب	دیکھو لوگنا اسکے تھبس میں عجم اور عرب
برسون کیگی پستان میں مجھ کی طلب	وہ پری رہو مجھ کو نہ نہ نظر آویگا نہ جب
آد تو جوش جنوں سے بچنے وقت ہوگی	
بہر پند یہ وہ شاعر کا دھب لوگوں کو	ریختی سے مری ہوتی جو طرب لوگوں کو
بہر سے میرا سخن چیرے کب لوگوں کو	صاف دیلائے میں بنجا میں کتب لوگوں کو
میری کو یالی کی معلوم فصاحت ہوگی	
عہد عشرت میں تنہا کئے کیا شاد آ	اپنے حقوق کے آگے کہا استاد آ
شعرین پڑھواتے ہر وقت ترخہ و دوا	نہ رشب کی نیشیت آویگی جب یاد آ
بھرتو او ٹھٹھنے کی جو جرات میں جرات ہوگی	
خمسہ بر غزل جرات	

[illegible]

دو نیم روز اگر تھکے منہ چہا وریگا	ترپت نزع کے بتر یہ بکھو پا وریگا
امید کل تھی کہ تشریف آج لاوے گا	جو آج کل کی طرح سے تو بھرا وریگا
تو دل کو کل مرے اسے پیچھے نہ آوے گی	
وہ سنگدل ہے تری جان کا عدو ہر نہ	عجیب ہے تھک کو سفارش کی اندوہ نہ
ہوئی اس شہید کی گفتگو جرات	ہزار درو دل اپنا کہے کا تو جرات
پہ او سکی سنگے کہی چشم بھرنہ آویگی	
جمنہ بر غزل عطا	
شب وعدہ پری وفا کی ہے	دھوم آفاق میں گھٹا کی ہے
منہ میں تانیں پس ہوا کی ہے	آمد آمد جو اوس ہلا کی ہے
مہر بانی سی پھر حسد کی ہے	
ست بے مے ہے نرگس خندان	بن نہائے وہ زلف ہے پچان
سرخ رہتے ہیں لعل کے پان	خود وہ پنجہ ہے غیرت مر جان
ہنہیں بروا آسے حسا کی ہے	
تھک شیریں تھی کوہ کن شیریں	تھک کو میسر ہے سیتن شیریں
جسکے بوسے میں ہو دوہن شیریں	اب سے نکلے نہ کیوں سخن شیریں

نہیں اس کے بیان دیکھ کر
شوق سے کمر بستہ رہ کر
پیشہ ساز نہ رہ کر
ایسی خدمت جو ان کی جگہ پر
میں میں مگر مجھ پر کیا کر
نہیں اس کو دیکھ کر
جس سے آوارہ ہو کر
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے

نہیں اس کے بیان دیکھ کر
شوق سے کمر بستہ رہ کر
پیشہ ساز نہ رہ کر
ایسی خدمت جو ان کی جگہ پر
میں میں مگر مجھ پر کیا کر
نہیں اس کو دیکھ کر
جس سے آوارہ ہو کر
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے

نہیں اس کے بیان دیکھ کر
شوق سے کمر بستہ رہ کر
پیشہ ساز نہ رہ کر
ایسی خدمت جو ان کی جگہ پر
میں میں مگر مجھ پر کیا کر
نہیں اس کو دیکھ کر
جس سے آوارہ ہو کر
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے

نہیں اس کے بیان دیکھ کر
شوق سے کمر بستہ رہ کر
پیشہ ساز نہ رہ کر
ایسی خدمت جو ان کی جگہ پر
میں میں مگر مجھ پر کیا کر
نہیں اس کو دیکھ کر
جس سے آوارہ ہو کر
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے
تھک کو گندھا کر دیا کی ہے

روان مطلع غلبت کی جو بولے
 چہ نہ بایا چہ شہیدی آریست
 مطلع
 بجز دنیا بیک ہر دلیان شہیدی
 تا پنج شہیدی
 مطلع

سہ اسے ناز پر ظالم کچیرے بال پھر میں	بچے کیوں کر یہ مسید دل کو رنج چھوڑے
مطلع	
بس کچھ پر ہے نگاہ او کی پرخانیہ	اس قدر ہوش ابھی میں نہ کر دیا دین
مطلع	
بہار دیکھتے ہیں جو کہ رویہ مار میں ہم	وہ گل میں کب ہو کہیں سخن ہزار میں ہم
مطلع	
وہ اسے قسمت لگی تابی توان بار قدم	اگر کئی منزل مقصود جو دو چار قدم
مطلع	
آتشکدہ عشق سے اوڑھ جائے کہ ہر دم	مانند ہمت نہ کرے اگر کہتے ہی پر دم
مطلع	
لگا شمشیر زہر آلود نادان فرق دشمن پر	گر اندیشہ ہو روز شکر کا خون میر گرجا
مطلع	
بتوں کی کس لیے خاموشی میر طرح و رسم	مگر عاشق ہو تو میں یہ ہی سلطان ہر دم
مطلع	
حضور تیغ ہے پروانہ رقاص	مناشی پری دیوانہ رقاص
مطلع	

روان مطلع غلبت کی جو بولے
 چہ نہ بایا چہ شہیدی آریست
 مطلع
 بجز دنیا بیک ہر دلیان شہیدی
 تا پنج شہیدی
 مطلع
 سہ اسے ناز پر ظالم کچیرے بال پھر میں
 بچے کیوں کر یہ مسید دل کو رنج چھوڑے
 مطلع
 بس کچھ پر ہے نگاہ او کی پرخانیہ
 اس قدر ہوش ابھی میں نہ کر دیا دین
 مطلع
 بہار دیکھتے ہیں جو کہ رویہ مار میں ہم
 وہ گل میں کب ہو کہیں سخن ہزار میں ہم
 مطلع
 وہ اسے قسمت لگی تابی توان بار قدم
 اگر کئی منزل مقصود جو دو چار قدم
 مطلع
 آتشکدہ عشق سے اوڑھ جائے کہ ہر دم
 مانند ہمت نہ کرے اگر کہتے ہی پر دم
 مطلع
 لگا شمشیر زہر آلود نادان فرق دشمن پر
 گر اندیشہ ہو روز شکر کا خون میر گرجا
 مطلع
 بتوں کی کس لیے خاموشی میر طرح و رسم
 مگر عاشق ہو تو میں یہ ہی سلطان ہر دم
 مطلع
 حضور تیغ ہے پروانہ رقاص
 مناشی پری دیوانہ رقاص
 مطلع

بہار دیکھتے ہیں جو کہ رویہ مار میں ہم
 وہ گل میں کب ہو کہیں سخن ہزار میں ہم
 مطلع
 وہ اسے قسمت لگی تابی توان بار قدم
 اگر کئی منزل مقصود جو دو چار قدم
 مطلع
 آتشکدہ عشق سے اوڑھ جائے کہ ہر دم
 مانند ہمت نہ کرے اگر کہتے ہی پر دم
 مطلع
 لگا شمشیر زہر آلود نادان فرق دشمن پر
 گر اندیشہ ہو روز شکر کا خون میر گرجا
 مطلع
 بتوں کی کس لیے خاموشی میر طرح و رسم
 مگر عاشق ہو تو میں یہ ہی سلطان ہر دم
 مطلع
 حضور تیغ ہے پروانہ رقاص
 مناشی پری دیوانہ رقاص
 مطلع

این کتاب را بنام گزین و بنام
 سلسله بر دو سو سوسلی
 سخن فزون کا دل از سر
 سخن اوس از سر
 بی بر کر اوس
 بیان به خد جان از سر
 بجایه که اوس از سر
 دل ابل اسر ب که اوس از سر
 دل ابل اسر ب که اوس از سر

دل الی حبس بر کمر از
نفس عشق که در غیب است
نیش لعل بی هوای دل و دگرش
که آیین دل سے یہم وقت دعا ہے

دیوان احمدی

خاتمه الطبع
کاردین

ہمیشہ تشنہ خون شکر بہرام
 وہ خون سخی اعدا میں چنانچہ
 گلے میں ہے لباس شادی نچ
 بوقت لطف بوی ضمیر ان ہے
 کھلے ہر سو ہزار غنچہ دل
 در دولت پر حاضر سو سخن دور
 یہ سان ویکہا کمال نور دانی
 مگر ہے بے کیسان کھو شفقت
 کہا جو شعر سب عالم میں مقبول
 قصیدہ شک فاقانی کہیں سب
 رہے یارب ہمیشہ زیب ہر رزم
 کبھی دیکھی ہے شہباز لکاس
 معانی پر بیان کے سوا
 نہایت ابلغ و افصح کن
 فوج افرا کستان بدار

نیام سرخ میں خشنده مصمصام
نیام اوس تیج پر ہتھاکہاں
زبان پر ہے مبارکبادی فتح
دم کین آب شمشیر روان ہے
نسیم خلق میں خلقت کو شامل
نہر رود دست اہل علم پرور
سنی اک عمر پھلون کی کھانی
کب اہل علم کی ہے اسکو حاجت
دخوہے جامع معقول مشقول
غزل میں سعدی ثانی کا ہیں یہ
کیا اک شنوی کی نظم کا غرم
سخن کا رتبہ پہنچا یا ناک پہ
تنی تشبیہیں نادراستعار سے
نزدان تصریح سے اوضح کنائے
طرب پر اخباران صنائع

ہزاروں خالق کردگار
زمانہ فری تو ان شہید ہی شاعر
کس طرح و مخدیان کا دیوان
وزنیت واسطے تفریح خاطر شائقین
ملح جو پر درازان باہنام بلند ہی
نہشت منتشی کی میرا این صاحب
عادت عادت سے نہیں ہو ناظرینان عالی
خاص و عام ہوا کہ عید جلد اس دیوان
سے آئیں کہ عید جلد اس دیوان
ضرر نہ ہو دین اور بخت اوتھا دین